نمبر ۹۲ | مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۸ رمضان سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری نے تبلیغی سفر سے واپس آنے کے بعد ۴ فروری ۱۹۳۱ء سے روزانہ ایک پارہ قرآن کریم کا درس دینا شروع کر دیا ہے۔

مضافات قادیان ضلع گورداسپور کے سکولوں کے ورنیکلر فائنل امتحان کے لئے امسال قادیان سنٹر مقرر ہوا ہے۔ اور ۵ فروری سے زیر نگرانی جناب مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان امتحان شروع ہو گیا ہے۔

افسوس کہ حاجی کرم بخش صاحب مہاجر چوہڑ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ کئی ماہ کی علالت کے بعد ۴ فروری وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دائمی کمزور اور مریض روزہ کی بجائے فدیہ دے سکتا ہے

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں۔ کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی۔ اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو ہی ہدایت دی جائیگی"۔

(مجموعہ فتاوی احمدیہ ص ۱۹۳)

اِسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

مولانا محمد علی کا کابل میں ماتم

۱۷- جنوری ۱۹۳۱ء کابل میں مولانا محمد علی صاحب کا ماتم منایا گیا جس میں ہندیان مقیم کابل کے علاوہ حکومت کے تمام وزراء بھی شامل ہوئے۔ اور تقریریں کیں۔ والئے افغانستان نے بھی ہمدردی کا پیغام بھیجا:۔

حکومت حجاز کا عسکری نظام

حکومت حجاز کے ایک فوجی افسر اعلےٰ نے جو خرابی صحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے مستعفی ہو کر مصر گئے ہیں۔ ایک اخباری نمائندہ سے بیان کیا۔ مملکت حجاز اس سے بہت زیادہ قوی ہے۔ جتنا بعض لوگ خیال کرتے ہیں وُہ بیک وقت دو لاکھ سپاہی میدان میں لا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ملک قدرتی طور پر محفوظ ہے۔ پہاڑیوں اور گھاٹیوں کو عبور کرنا کسی دوسری قوم کے لئے مشکل ہے۔ پھر جنگ عربوں کی فطرت ثانیہ ہے۔ غرضیکہ سلطان ابن سعود ہر اجنبی حملہ کی پوری پوری مدافعت کی طاقت رکھتے ہیں:۔

حکومت حجاز کا عسیر پر اقتدار

مذکورہ بالا افسر نے بیان کیا۔ کہ عسیر عرصہ سے داخلی فسادات میں مبتلا تھا۔ نیز اس خطہ میں مخالفین ہمیشہ سازشیں کرتے رہتے تھے۔ اس لئے امیر ادریس والئے عسیر کی خواہش پر سلطان ابن سعود نے اسے اپنی مملکت میں داخل کر لیا ہے:۔

کمال پاشا کے استعفےٰ کی خبر کی تردید

اناطولیہ کی ایک خبر رساں ایجنسی نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا فیوزی پاشا کے حق میں صدارت سے مستعفی ہونے والے ہیں:۔

مصر کی لبرل پارٹی کا نیا اخبار

مصر کی لبرل پارٹی کا اخبار السیاستہ موجودہ حکومت کے حکم سے بند کر دیا گیا ہے۔ مگر اس کے ادارہ کی طرف سے اس کی بجائے الفلاح المصری کے نام سے ایک اور اخبار جاری کر دیا گیا ہے:۔

عرب میں وائرلیس

حکومت حجاز نے برطانیہ کی ایک کمپنی کو حدود مملکت میں پندرہ وائرلیس سٹیشن قائم کرنے کا ٹھیکہ دیا ہے۔ جس سے عرب میں تار کا سسٹم بالکل مکمل ہو جائے گا۔ اور عربستان تمام دُنیا کے ساتھ مل جائے گا۔ معاہدہ میں یہ بھی شرط ہے کہ مذکورہ بالا کمپنی تمام مسلمان انجنیر اس کام کے لئے تعینات کرے:۔

وزیر عدلیہ افغانستان کا استعفےٰ

معلوم ہوا ہے۔ کہ ملا شیر آغا وزیر عدلیہ صدر اعظم سے اختلافات کی وجہ سے اپنے منصب سے مستعفی ہو گئے ہیں:۔

ایران کی بحری تیاریاں

ڈچ کپتان نے خلیج فارس میں ایران کے جنگی جہازوں کی مرمت کے لئے ایک بندرگاہ بنانے کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس پر حکومت ایران غور کر رہی ہے:۔

ترکی میں یونانیوں کو مراعات

جمہوریہ ترکیہ نے ان ایک لاکھ یونانیوں کے حقوق وطنیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ جو ایک عرصہ سے قسطنطنیہ میں آباد ہیں۔ پہلے انکو ملک میں یہ بات حاصل نہ تھی:۔

مردم شماری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ضروری اعلان

ہر اِک احمدی یاد رکھے اور دُوسروں کو اطلاع دے

۱- پہلی مردم شماری ہو چکی ہے۔ دوسرا اور آخری دن چھبیس ۲۶ فروری ۱۹۳۱ء ہے:۔ ۲- مردم شماری کرنیوالے سُستی یا شرارت سے فرقہ نہیں لکھا کرتے:۔ ۳- ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وُہ دیکھ لے۔ کہ اس کے اور دوسرے احمدیوں کے نام کے سامنے کے خانہ میں احمدی لکھا ہے:۔ ۴- ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ دیکھے۔ اس کے اور دُوسرے احمدیوں کے سب مرد۔ عورت۔ بچوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ اور کوئی نام باقی نہیں رہا۔ اور سب کے سامنے احمدی لکھا گیا ہے:۔ ۵- ایک نام بھی اگر آپ کے شہر یا علاقہ میں آپ کی غفلت کی وجہ سے رہ جائے گا۔ تو آپ جماعت سے دشمنی کرنے والے ٹھیریں گے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی سبکی ہو گی:۔ ۶- ہر ایک جگہ مردم شماری کرنے والے لوگوں کے ساتھ احمدیوں کو خود شامل رہ کر نگرانی کرنی چاہیئے:۔ ۷- مردم شماری کے دن کو چھٹی کا دن سمجھیں۔ اور سب کام چھوڑ کر اس کام کو کریں۔ ۸- ہندو لوگ ہمیشہ مردم شماری میں مسلمانوں کو کم کر کے دکھلانے کی کوشش کرتے ہیں ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ اس نقص کا بھی خیال رکھے۔ اور دیکھے۔ کہ سب مسلمان خواہ کسی فرقہ کے ہیں۔ ان کی مردم شماری پوری طرح ہو جاتی ہے۔ اور ایک مسلمان بچہ بھی خواہ ایک دن کا پیدا ہوا ہو۔ باقی نہیں رہ جاتا:۔ ۹- ہر اک احمدی کو چاہیئے۔ کہ میرے اس اعلان کو اپنے ارد گرد کی جماعتوں تک پہونچا دے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کسی جگہ کی جماعت جہاں اخبار نہ جاتا ہو۔ اس سے بے خبر رہے:۔ ۱۰- ہر اک احمدی کو چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کو جو دلوں میں احمدیت کو قبول کر چکے ہوں۔ مگر ڈر کر ظاہر نہ کرتے ہوں۔ سمجھائے۔ کہ اس موقعہ پر اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیں۔ تا خدا تعالےٰ کے سامنے ایک شہادت تو ان کے دل کی تبدیلی پر ہو:۔ ۱۱- پچھلی دفعہ بعض جگہ سینکڑوں کی جماعت درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ اب کے ایسا نہ ہو:۔ ۱۲- سب جماعتوں کو چاہیئے۔ فوراً اجلاس کر کے ہر محلہ اور ہر گلی کے لئے آدمی مقرر کر دیں۔ جو پہلے خود مکمل فہرست تیار کر لیں۔ اور پھر ساتھ رہ کر مردم شماری کے وقت دیکھ لیں۔ کہ سب احمدیوں کی پُوری طرح مردم شماری ہو گئی ہے:۔

خاکسار میرزا محمود احمد

کردوں کی نئی بغاوت

طہران کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ ایران کی سرحد پر مقیم کردوں نے ترکوں کے خلاف پھر علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔ مگر چونکہ ان کی طاقت ناکافی تھی۔ اس لئے دو ہفتہ کے اندر ہی ان کو پسپا ہونا پڑا

مصر میں نمائش

مصری جرائد کا بیان ہے۔ کہ ماہ حال میں حکومت مصر وطنی مصنوعات کی ترقی کے لئے ایک نمائش منعقد کر رہی ہے قرب وجوار کے ممالک سے بھی تعاون کی درخواست کی گئی ہے:۔

سمرنا کی بغاوت کے مقدمہ کا فیصلہ

سمرنا میں پچھلے دنوں جو بغاوت ہوئی تھی۔ اس کے سلسلہ میں ایک گروہ کے مقدمات کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۸۰ آدمیوں کو سزائے پھانسی اور کئی ایک کو تین سے چوبیس سال تک مختلف میعاد کی سزائے قید دی گئی ہے:۔

فلسطین کے لئے تحقیقاتی کمیشن

لنڈن سے یکم فروری کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ایک کمیشن مقرر کیا گیا ہے جو فلسطین جا کر وہاں کے نظام حکومت نیز مصارف اور آمدنی کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے گا:۔

اتحاد دول عرب

ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت بغداد۔ عراق۔ حجاز۔ نجد اور شرق اردون کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

اعلیٰ فوجی عہدوں کیلئے انتخاب میں مسلمانوں کی حق تلفی

کچھ عرصہ سے حکومت صیغہ فوج میں ہندوستانی عنصر بڑھانے اور اعلےٰ عہدوں پر ہندوستانیوں کو مقرر کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ لیکن اس میں ایک بہت بڑا نقص یہ ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ بحری اور بری افواج میں اعلےٰ ذمہ داری کے عہدوں کے متعلق ان اقوام کی جنگی اور فوجی خدمات کو پیش نظر رکھا جاتا۔ جن پر ہندوستانی افواج کا بہت بڑا حصہ مشتمل ہے۔ اور جن کی فوجی خدمات کا نہایت شاندار ریکارڈ موجود ہے۔ اور انہیں آگے ترقی کرنے کا موقعہ دیا جاتا اعلےٰ عہدوں کے لئے ایسے شرائط اور قواعد تجویز کئے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ لوگ زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جو فوجی روایات اور خدمات کی بجائے مال و دولت اثر اور رسوخ میں بڑھے ہوئے ہیں اور وہ قومیں جنہیں جنگی اقوام کہا جاتا ہے۔ جن کے جنگی کارناموں کا خود حکومت بارہا اعتراف کر چکی ہے۔ اور جو فوجی خدمات بطور آبائی پیشہ سرانجام دیتی چلی آ رہی ہیں۔ بالکل نظر انداز کی جا رہی ہیں ٭

کون نہیں جانتا۔ ہندوستانی افواج میں مسلمانوں اور خاصکر پنجاب کے مسلمانوں کا اس قدر حصہ ہے۔ جس کا ہندوستان کی اور کوئی قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ۵۶ فیصدی ہے۔ لیکن ہندوستانی افواج کے تمام مصافی حصوں میں مسلمان ۵۴ فیصدی سپاہی مہیا کرتے ہیں۔ اگر افواج ہند میں سے وہ انیس ہزار گورکھے علیحدہ کر دیئے جائیں۔ جو نیپال کی آزاد ریاست سے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ تو پنجاب کے فوجی سپاہیوں کی تعداد ساری ہندوستانی فوج میں سے ۶۲ فیصدی ہوتی ہے۔ اور اس تناسب میں وہ چھ ہزار مسلمان سپاہی شامل نہیں۔ جو صوبہ سرحد اور بلوچستان سے ہندوستانی فوج میں بھرتی ہوتے ہیں ٭

یہ تو افواج میں مسلمانوں کا عام تناسب ہے۔ لیکن حفاظت ملک اور خاص حالات میں جیسا کہ گذشتہ جنگ عظیم کے موقعہ پر پیش آ گئے تھے مسلمانان پنجاب نے اس قدر افراد پیش کئے تھے۔ جو تمام ہندوستان کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ اور جس کا اس زمانہ میں کئی مواقع پر حکومت کے ذمہ دار افسروں نے نہایت کھلے طور پر اعتراف کیا تھا ٭

ان حالات میں مسلمانان پنجاب اپنے جنگی کارناموں۔ اپنی فوجی خدمات اور اپنی فوجی قابلیتوں کی وجہ سے صیغہ فوج میں اعلےٰ عہدے پانے کا جو استحقاق رکھتے ہیں۔ وہ محتاج ثبوت نہیں۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس پہلو سے وہ بالکل کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان سے قطعاً اغماض برتا جا رہا ہے۔ جس کا تازہ ثبوت اس انتخاب سے مل سکتا ہے جو گذشتہ نومبر میں ولوچ اور سینڈھرسٹ کے فوجی کالجوں میں داخلہ کے لئے کیا گیا ہے۔ اور جس کا اعلان گورنمنٹ کی طرف سے حال ہی میں ہؤا ہے۔ ولوچ۔ کی ٹریننگ کے لئے صرف دو امیدوار منتخب کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک تو پنجابی سکھ ہے۔ اور دوسرا صوبہ یو۔ پی کا ہندو۔ سینڈھرسٹ کی فوجی ٹریننگ کے لئے ۹۔ اشخاص کو انتخاب میں کامیاب قرار دیا گیا ہے۔ جن میں سے ناموں کے لحاظ سے چھ یا پانچ سکھ اور تین یا چار ہندو ہیں۔ ان میں سے زیادہ تعداد ان کی ہے۔ جنہوں نے پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں تعلیم پائی ہے۔ ایک گورنمنٹ کالج لاہور کا۔ ایک الہ آباد یونیورسٹی کا اور ایک دیانند کالج لاہور کا تعلیم یافتہ بھی ہے۔ رائل انڈین بیرین کی انجینئرنگ برانچ کے لئے دو اصحاب منتخب کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک ہندو اور ایک مسلمان ہے۔ گویا بری اور بحری فوج کے اعلےٰ عہدوں کے لئے جن ۱۳۔ اشخاص کو منتخب کیا گیا ہے۔ ان میں سے صرف ایک مسلمان ہے۔ جو کرسچن کالج لاہور کا تعلیم یافتہ اور بٹالہ ضلع گورداسپور کا باشندہ ہے ٭

چونکہ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون کے نہایت بھاری اخراجات کا برداشت کرنا مسلمانوں کے لئے ناممکن ہے۔ اس لئے اس کالج میں تعلیم حاصل کر کے اعلےٰ فوجی عہدوں کی ٹریننگ کے لئے کسی مسلمان کا منتخب ہونا محال ہے۔ لیکن تعجب تو یہ ہے۔ کہ جہاں دیانند کالج لاہور میں تعلیم پانے والے کو بھی منتخب کر لیا گیا ہے۔ وہاں کسی اسلامیہ کالج یا مسلم یونیورسٹی کے کسی مسلمان طالب علم کا منتخب ہونا تو الگ رہا۔ گورنمنٹ کالج کا کوئی مسلمان تعلیم یافتہ بھی منتخب نہیں کیا گیا۔ ہم نہیں جانتے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔ آیا مسلمان امیدواروں نے انتخاب کے لئے اپنے آپ کو پیش ہی نہیں کیا۔ یا انہیں منتخب کرنے کے قابل نہیں سمجھا گیا۔ لیکن نتیجہ ظاہر ہے۔ اور مسلمانان پنجاب کی فوجی خدمات اور فوجی قابلیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے نہایت ہی افسوسناک ہے۔ جس کی ذمہ داری بہرصورت حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ وہ مسلمان جو فوجی خدمات بطور آبائی اور قومی پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو نسلاً بعد نسل فوجی کارناموں میں شہرت رکھتے ہیں۔ جو چند روپے تنخواہ پر اپنی عمر کا بہترین حصہ فوجی ملازمت میں صرف کرتے ہیں۔ اور جو زیادہ تر سپاہی اور بعض ان میں سے بالکل معمولی اور ادنےٰ عہدوں پر رہ کر نہایت خطرناک سے خطرناک مواقع پر داد شجاعت دیتے۔ اور اپنی بہادری اور جوانمردی کا سکہ جماتے ہیں۔ کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ بس چلتے اعلےٰ فوجی عہدے حاصل کرنے کے لئے جد وجہد نہ کرنا چاہتے ہوں۔ اس وقت اعلےٰ عہدوں کے لئے ان کے منتخب نہ ہو سکنے کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ انہوں نے اپنی فوجی قابلیت اور سپاہیانہ اہلیت اپنے عمل سے ثابت کرنے کے لئے ساری توجہ اور ساری کوشش جاری رکھی۔ اور اپنی بے مثل بہادری اور قابل رشک وفاداری کے ثبوت اپنی جانیں قربان کر کے اور اپنے خون بہا کر پیش کئے۔ اور اسی کو اپنی آئندہ ترقی کا ذریعہ سمجھا۔ انہوں نے اپنے گھروں میں آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہوئے نہ تو مال و دولت جمع کی۔ نہ کالجوں میں تعلیم پانے کے انہیں ایسے مواقع میسر آتے جن سے دوسرے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ اور نہ وہ مختلف رنگوں میں حکومت کے لئے پریشانیوں اور الجھنوں کا باعث بنے۔ اب اگر وہ اپنی طاقت اور مقدرت سے بڑھے ہوئے فوجی یا دوسرے کالجوں کے اخراجات برداشت کرنے کے ناقابل ہونے یا خاص اثر و رسوخ نہ رکھنے کی وجہ سے اعلےٰ فوجی عہدوں کے انتخاب میں آنے کے قابل نہ سمجھے جائیں۔ یا تعلیم میں نہایت پسماندہ ہونے کی وجہ سے ان قواعد و ضوابط سے ناواقف ہوں جو اس قسم کے انتخاب کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ضروری قرار پا چکے ہیں۔ تو یہ حکومت کا فرض ہے کہ ان کے لئے خاص انتظامات کرے۔ اور ان کی سابقہ اور موجودہ فوجی خدمات کو پیش نظر رکھ کر انہیں اعلیٰ فوجی عہدے حاصل کرنے کا موقعہ دے۔ ورنہ ان کی حق تلفی یقینی ہے۔ اور اس کے نہایت افسوسناک نتائج پیدا ہونے کا خطرہ ہے ٭

ہمیں معلوم ہؤا ہے۔ ولوچ کے لئے تین اسامیاں اور سینڈھرسٹ کے لئے دس اسامیاں پُر کرنے کے لئے ایک اور امتحان ۲۳۔ جون سنہ ۱۹۳۱ء کو دہلی میں شروع ہوگا۔ جو دس دن تک جاری رہے گا۔ اس میں شامل ہونے کے لئے درخواست کی آخری تاریخ ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء ہے۔ اس کے لئے جہاں ہم ان مسلمانوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ جو اپنی فوجی خدمات اور دوسرے حقوق کی بناء پر اپنے نوجوانوں کو اعلےٰ فوجی عہدوں کے مستحق سمجھتے ہیں کہ جلد سے جلد سیکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ فوج نئی دہلی سے فارم داخلہ اور دیگر تفصیلات حاصل کر کے درخواستیں بھجوا دیں

ہاں ہم حکومت سے بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ پہلے انتخاب میں مسلمانوں کو جو موقعہ نہیں ملا۔ اس کا ازالہ اس انتخاب میں ضرور کر دے۔ اور مسلمان امید واروں کو خصوصیت سے پیش نظر رکھے ؂

گائے کے پکے ہوئے گوشت پر فساد

یوں تو حال ہی میں دہلی اور لاہور میں بھی ہندو مسلم فسادات رونما ہوئے ہیں۔ جن پر اگر فوراً قابو نہ پا لیا جاتا۔ تو نہ معلوم فریقین کا کس قدر جان و مال کا نقصان ہوتا۔ لیکن ضلع راولپنڈی کے ایک گاؤں ہیول میں جس ہولناک فرقہ وارانہ فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے، وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ ہندو خبر رساں ایجنسی نے جو حالات بیان کئے ہیں۔ اور جن میں بہت کچھ مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہیں۔ کہ اس موضع ورنیکلر سکول کے بورڈنگ ہوس میں ایک مسلمان مدرس نے گائے کا گوشت پکوایا۔ اس پر گاؤں کے ہندوؤں اور سکھوں نے استاد مذکور کی گوشمالی کی۔ جس سے اس واقعہ نے فرقہ وار صورت اختیار کر لی۔ نزدیک کے دیہات میں اطلاع پہونچی۔ تو سینکڑوں مسلمانوں نے گاؤں کا محاصرہ کر لیا۔ ہندوؤں کی دوکانوں کو آگ لگا دی جس سے پندرہ دوکانیں تباہ ہو گئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گائیں بھی علانیہ ذبح کر کے گاؤں کے مندر اور گوردوارہ میں پھینکی گئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک سکھ کو زندہ جلا دیا گیا ؂

یہ حالات اگر درست ہیں۔ تو نہایت افسوسناک ہیں لیکن ان کی ذمہ واری انہی لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو مسلمانوں کے گائے ذبح کرنے کے مسلمہ حق میں مداخلت کرنے سے گزر کر اب ان کی ہانڈیوں تک دست اندازی کرنے لگ گئے ہیں۔ اگر کسی مسلمان مدرس نے گائے کا گوشت مسلمان طلباء کے بورڈنگ میں پکوایا تھا۔ تو اس سے ہندوؤں اور سکھوں کا کیا نقصان ہوا تھا۔ کہ انہوں نے اس مدرس کی گوشمالی شروع کر دی۔ اور اس طرح معمولی سی بات کو بڑھا دیا۔ یہ دراصل غیر مسلموں کے انہی حد سے بڑھے ہوئے حوصلوں کا نتیجہ ہے۔ جن کی نمائش وہ ہر جگہ کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ ہر جگہ کرتار پور اور کٹارپو نہیں۔ بلکہ ایسے بھی علاقے ہیں۔ جہاں انہیں اپنی زور آزمائی کا نہایت تلخ تجربہ حاصل کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے ؂

بمبئی اور کلکتہ کی منڈیوں میں آسٹریلیا کی گندم

محکمہ اطلاعات پنجاب کی ایک اطلاع سے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی۔ کہ بمبئی اور کلکتہ کی منڈیوں میں پنجاب کی بجائے آسٹریلیا سے گندم اس لئے لائی جاتی ہے۔ کہ پنجاب کی گندم ریل پر کلکتہ تک لانے کے لئے کثیر خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کی گندم کا نرخ اس نرخ سے زیادہ ہو جاتا ہے، جس پر آسٹریلیا کی گندم مقامی طور پر مہیا کی جا سکتی ہے "

یہ بات مثال سے واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

" لائل پور سے کلکتہ گندم لانے کے لئے فی من ایک روپیہ پانچ آنے خرچ اٹھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آسٹریلیا سے جو گندم منگائی جائے۔ اس پر صرف پانچ یا چھ آنے فی من خرچ آتا ہے۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا کی گندم کو پنجاب کی گندم پر ترجیح دیئے جانے کی اور کوئی وجہ نہیں "

مطلب یہ کہ آسٹریلیا والے نہایت دور دراز سے گندم کلکتہ یا بمبئی کی منڈیوں میں لانے پر جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ اس سے چار گنا زیادہ پنجاب سے بمبئی یا کلکتہ تک گندم لے جانے میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ پنجاب کی گندم سے آسٹریلیا کی گندم کی نسبت زیادہ آٹا نکلتا ہے۔ اور آسٹریلیا کی گندم کے آٹے کی چپاتیاں پنجاب کی سخت دانہ دار گندم کے آٹے کی چپاتیوں سے گھٹیا درجہ کی ہوتی ہیں۔ پنجاب کی گندم کو کوئی پوچھتا نہیں۔ اور آسٹریلیا کی گندم بمبئی اور کلکتہ میں بک رہی ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے مال کو دور دراز ممالک میں نہایت معمولی خرچ پر پہونچانے کے ذرائع آسٹریلیا والوں کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ لیکن اہل ہندوستان سے محروم ہیں۔ اور باوجود اچھا۔ اور اعلیٰ مال رکھنے کے اپنے ہی ملک میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ جہاں کالے کوسوں سے آنے والے گھٹیا مال دے کر نفع حاصل کر رہے ہیں ؂

گورنمنٹ پنجاب نے گیہوں کے کرایہ ریل میں کسی قدر تخفیف کی ہے لیکن باوجود اس کے تخفیف اس قدر نہیں ہے۔ کہ آسٹریلیا کے اخراجات کا مقابلہ کر سکے ؂

فرقہ "اہلحدیث" کی حالت

اہلحدیثوں کی مذہبی حالت کے متعلق ۲۔ جنوری کے اخبار "اہلحدیث" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے بعض اقتباسات یہ دکھانے کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو کسی مصلح ربانی کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور جو جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے اعتراض کرنا اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ ان کی خود اپنے نزدیک کیا حقیقت ہے۔ لکھا ہے:۔

"جب ہم اپنی جماعت اہلحدیث پر غائر نظر ڈالتے ہیں۔ تو بعض ایسی باتیں پاتے ہیں۔ جن کا معدوم ہونا ضروری ہے۔ اور بعض ایسی باتیں جو لابد ہیں۔ وہ بالکل مفقود نظر آ رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے ہماری جماعت مہذب و متمدن کہلائے جانے کے قابل نہ رہی...... وہ چیزیں جو جماعت اہلحدیث کے اندر پائی جاتی ہیں۔ جن سے اخوت میں فرق آتا ہے۔ وہ نفاق حسد۔ بغض۔ کینہ۔ اسراف اور اختلافات ہیں۔ جن کے ہونے سے ہماری جماعت کی خستہ حالت ہو رہی ہے .... اور وہ چیزیں جو ہم سے مفقود ہو چکی ہیں جنہیں غیر قوم نے اختیار کر لیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ علم۔ اتحاد و اتفاق اخلاق وغیرہم۔ یہ وہ چیزیں ہیں۔ جن کے نہ ہونے سے ہماری خراب و ابتر حالت ہو رہی ہے۔ اخلاق جو ساری چیزوں کا جزو اعظم ہے۔ وہ ہمارے سے بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ اسی اخلاق کے ذریعہ سے اسلام کے اندر ترقیاں ہوئیں۔ لیکن ہم لوگوں نے اپنے سے اخلاق کو کوسوں دور پھینک دیا ہے "

اس اعتراف حقیقت سے ان ناپاک حملوں اور اعتراضوں کی وجہ بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ جو آئے دن "اہلحدیث" میں "سردار اہلحدیث" اور دوسرے لوگوں کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ ان کا "سردار" یقیناً ایسا ہی انسان ہونا چاہیئے۔ جو ان سب سے بڑھا ہوا ہو۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث میں اس کا کافی ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں ؂

ہندوؤں کو گائے کی لاش استعمال کرنیکی تحریک

ایک طرف ہندوؤں کی یہ دیدہ دلیری اور چیرہ دستی ملاحظہ ہو۔ کہ مسلمانوں کے باورچی خانوں کی بو سونگھتے پھرتے اور گائے کے گوشت کی بو پا کر مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ گئو ماتا کے شریر کے وہ حصے بھی جنہیں مسلمان بے کار سمجھ کر پھینک دیتے ہیں۔ کام میں لانے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی تحریک کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" (۲۹۔ جنوری ۱۹۳۱ء) نے ہندو نوجوانوں کی بے کاری کو دور کرنے کے لئے جو طریق بتائے ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت آسان اور فائدہ بخش کام سریش بنانا پیش کیا ہے۔ جس کی مفصل ترکیب بتاتے ہوئے لکھا ہے:۔

"بھینس۔ بکری اور گائے کے پٹھے۔ رگیں اور پھیپھڑے وغیرہ جو عموماً پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ایک پیپے میں یہ سب آلائش بھر کر سولہ سیر پانی میں ملا دیا جائے۔ اور تیز آنچ سے پکایا جائے۔ جب خوب جوش آ جائے۔ تو آنچ دھیمی کر دی جائے۔ اور تقریباً پانچ۔ چھ گھنٹہ کی دھیمی آنچ کے بعد پیپا آگ پر سے اتار کر جوش کھایا ہوا پانی مضبوط کپڑے میں چھان کر مٹی کے گھڑے میں بھر لیں"

یہ ترکیب آگے بھی چلتی ہے۔ اور بہت مفصل ہے۔ لیکن یہ پتہ لگانے کے لئے کہ ہندو گائے کا چمڑہ استعمال کرنے کے بعد اب اس کی آلائش سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ سوال ہے کہ جب مسلمان گائے کا پاک و صاف گوشت استعمال کریں۔ تو ان کے خلاف کیوں غیظ و غضب اور فتنہ و فساد برپا کرنے لگتے ہیں ؂

حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے۔ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک۔ یہاں غیب کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس قصہ میں آئندہ زمانہ کی پیشگوئیاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں۔ "پس خدا تعالےٰ مجھے یوسفؑ قرار دیکر یہ اشارہ فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی میں ایسا ہی کرونگا۔ اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈالونگا۔ اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائینگے۔ اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لی جائینگی۔ اور اسی بندہ درگاہ پر جو بول رہا ہے۔ ہر ایک نشان کا انعام ہوگا۔ پس وہ لوگ جو اس روحانی موت سے بچنا چاہینگے۔ وہ اسی بندہ عالی کی طرف رجوع کرینگے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۲)

اس زمانہ کے واقعات پر اگر نظر ڈالی جائے۔ تو یوسف محمدی کی سچائی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ ذیل کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱) ستاروں کا سجدہ میں گرنا۔ یعنی حضرت اقدس کے مامور ہونے کے وقت ابتدائے عہد میں اس کثرت کے ساتھ ستارے گرے جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ "مجھکو یاد ہے۔ کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا۔ کہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ ..... یہ شہب ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا۔ جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔ جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا۔ کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا۔ کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام)

(۲) بموجب روایت ان لمھدینا اٰیتین۔ سورج اور چاند کی روشن پیشانی پر کسوف اور خسوف کا نشان ظاہر ہونا۔ احد عشر کوکبا میں شمس وقمر کو جمع کریں۔ تو تیرہ ہوتے ہیں۔ اور ۱۳۱۱ھ میں اس مہدی کی خاطر اللہ تعالےٰ نے گرہن کے نشان کو قائم کیا۔

(۳) تیرہ سے ماں باپ اور ایک بھائی کو جو کسی قدر حضرت یوسفؑ کا خیر خواہ تھا نکالیں۔ تو باقی دس رہتے ہیں۔ جس طرح ان دس نے حضرت یوسفؑ کو دکھ دیا۔ اور تکلیفیں پہونچائیں۔ اسی طرح بموجب حدیث خیر کم قرنی ثم الذین یلونھم تین صدیوں کو علیحدہ کر دیں۔ تو باقی دس صدیوں کا زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے جس میں طرح طرح کی بدعات اور غلط روایات اسلام میں داخل کی گئیں۔ جن کو دور کرنے کے لئے چودھویں صدی میں خدا نے مہدی معہود کو مبعوث فرمایا۔ مگر ان غلط روایات کی بناء پر حضرت یوسفؑ کے دس بھائیوں کی طرح فرزندان اسلام نے مہدی کو دکھ پہونچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ نحن عصبۃ پر فخر کرنے والوں نے دوات کے سیاہ پانی سے مہدی کے خلاف فتویٰ تکفیر لکھکر اُسے گمنامی کے گڑھے میں گم کرنا چاہا۔ جس کی ایک مدت دراز پہلے اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو اس وحی میں خبر دی۔ اذ یمکر بک الذی کفر اوقد لی یا ھامان مگر اس یوسف کو خدا نے وہ شہرت اور عزت بخشی۔ کہ آج اس کے سلسلہ میں ان ممالک کے باشندے داخل ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے سیر و سیاحت میں تمام دنیا کو چھان مارا۔ ان کا ہر ایسا دادو جو تحقیق حق کے میدان میں چلکو دلو سے اپنی پیاس بجھانا چاہتا ہے۔ حضرت اقدس کے لکھے ہوئے دلائل کو جو آپ نے اسلام کی سچائی میں بیان فرمائے ہیں۔ پڑھکر بے اختیار۔ یا بشریٰ۔ کہہ اٹھتا ہے۔ ان ملانوں پر افسوس جنہوں نے دشمن وہ بخس کے مطابق محض اس خیال پر کہ کہیں ان کے حلوے مانڈے نہ بند ہو جائیں۔ حضور کو قبول نہ کیا۔

"دین بدنیا فروشاں خرند ۔ یوسف را فروشند تا چہ خرند۔"

یہ لوگ جھوٹوں اور فریبیوں کی طرح اپنے فرضی اور خیالی مہدی کو یاد کرکے آہ و بکا کر رہے ہیں۔ مگر جس شخص کو خدا نے دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس کے خلاف بھیڑیوں کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ اور غفلت کے اندھیروں میں انہیں اپنی اصلی حالت نظر نہیں آتی۔ اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں وجاؤا علی قمیصہ بدم کذب کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک آنے والا مہدی اپنے زمانہ خلافت میں لوگوں کے خون بہائیگا۔ حالانکہ یہ ان کی اپنی بنائی ہوئی بات ہے۔ ایسی باتوں سے انہوں نے اسلام کو وابیضت عینٰہ من الحزن کا مصداق بنا دیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے اذھبوا بقمیصی ھذا۔ کے مطابق یوسف محمدی کے زمانہ خلافت میں اسلام کو پھر از سر نو نور عطا کیا۔ فارتد بصیرا۔

(۴) پادریوں نے حضرت اقدس کے خلاف اقدام قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا۔ اور حاکم عدالت کو عیسائی پاکر حضور کے خلاف یہ کہکر بھڑکانا چاہا۔ کہ اس شخص نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسٰیؑ کو گالیاں دے کر عیسائی مذہب کی بے حرمتی کی ہے۔ ما جزاء من اراد باھلک سوءً (تریاق القلوب میں حضور فرماتے ہیں۔

"ایک شخص عبدالحمید نام کو بعض عیسائیوں نے ..... سکھلایا کہ وہ عدالت میں یہ اظہار دے۔ کہ اس کو مرزا غلام احمد نے بھیجا ہے تاکہ ڈاکٹر کلارک کو قتل کر دے۔ چنانچہ اس نے مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے سامنے یہ اظہار دیدیا۔ پھر بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ خود عبدالحمید نے عدالت میں اقرار کر دیا۔ کہ عیسائیوں نے مجھے سکھلاکر یہ اظہار دلایا تھا۔ ورنہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے۔ کہ مجھے قتل کے لئے ترغیب دی گئی تھی۔ اور حاکم مجسٹریٹ ضلع نے اسی آخری بیان کو صحیح سمجھا۔ ان دونوں گواہیوں کو پڑھکر غور کیجئے۔ کہ کس طرح واقعات یوسف محمدی کی صداقت کو ثابت کر رہے ہیں۔ کشتی نوح میں آپ لکھتے ہیں۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ ضلع نے حضور کو کہا۔ "میں آپ پر کوئی الزام نہیں لگاتا۔" یوسف اعرض عن ھذا۔

(۵) وآتت کل واحدۃ منھن سکیناً۔ کامل التعبیر میں لکھا ہے جعفر صادق رضی اللہ عنہ گو ید دیدن کارد در خواب بر ہفت وجہ بود یکے حجت۔ اس کا اظہار لاہور کے عظیم الشان جلسہ مذاہب میں ہوا جس میں نفاثات فی العقد کی مصداق عورتوں نے اپنی اپنی دلیلیں بیان کیں۔ جب اس امت کے یوسفؑ نے اپنے ایک مضمون کے رنگ میں جلوہ دکھایا۔ تو ہر طرف سے آفرین اور تحسین کی آواز گونج اٹھی۔ ما ھذا الا ملک کریم۔ اور کئی اخبارات نے اس حسن وجمال کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ (نوشت کر دینا ہاتھ کاٹنا ہے)

(۶) ودخل معہ السجن فتیٰن۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت حدیث شریف میں آتا ہے۔ ویحصر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ حتی یکون رأس الثور لاحدھم خیراً من مائۃ دینار لاحدکم الیوم (صحیح مسلم وابن ماجہ) اس کی شرح میں صاحب مجمع البحار لکھتا ہے۔ قیل المراد نفس الثور لاحتیاجھم الیھا للزراعۃ۔ کہ رأس الثور سے مراد بیل ہے۔ نہ صرف بیل کی سری کیونکہ اس وقت کثرت زراعت کی وجہ سے بیل مہنگے ہو جائینگے۔ جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے۔ کہ یکون الثور بکذا وکذا من المال۔ کہ عیسیٰ نبی اللہ کے زمانہ میں بیل مہنگے ہو جائینگے۔ قیل لہ فما یغلی الثور قال تحرث الارض کلھا (ابن ماجہ) صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیل کیوں مہنگا ہوگا۔ فرمایا۔ تمام زمین کاشت کی جائیگی۔ پس اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے وقت لوگ کھیتی باڑی کے کاموں میں ایسے مشغول ہونگے۔ کہ عیسیٰ نبی اللہ کی تعلیم کی طرف ابتداء میں لوگ بہت کم توجہ کرینگے۔ اور دنیا میں بہت بے دینی پھیلی ہوئی ہوگی۔ چنانچہ تیسیر القاری شرح بخاری میں زیر حدیث حتیٰ یکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا۔ جو مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق ہے۔ اس طرح لکھا ہے۔ مراد آنست کہ اشتغال مردم ہمہ با سوال خواہد بود و عبادت چنانکہ از میان برخیزد کہ یک سجدہ عزیز تر از دنیا وما فیھا خواہد بود۔ (دیکھو صفحہ ۳۴۵) لیکن جس طرح یوسف علیہ السلام کو دو جوانوں کو تعبیر بتانے کی وجہ سے شہرت حاصل ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی دو جوان ہیں۔ جو دنیا کو آخر آپ کے دروازے پر جھکا دینگے۔ اور آپ کے راستہ میں جس قدر رکاوٹیں ہیں۔ سب دور ہو جائینگی۔ وہ جوان کون ہیں سنئے۔ جناب

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود دو فرشتوں کے پروں پر نازل ہوگا۔ علے اجنحۃ ملکین۔ دوسری روایت میں ہے متکئًا علے عواتق رجلین۔ یعنی دو غیبی سہارے حضور کے ساتھ ہیں۔ ایک وہی علم متعلق عقل و نقل کے جو بغیر کسب و اکتساب کے خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا۔ دوسرا سہارا نشانات کا جو بغیر انسانی دخل کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ انہی دونوں سہاروں کی طرف عفریت من الجن اور الذی عندہ علم الکتاب میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ جو ملکہ بلقیس کے عرش عظیم کو اس سلیمان کے سامنے لاکر رکھدینگے۔ اور قیل ادخلی الصرح کے مطابق بڑی بڑی سلطنتیں اسلام کے محل میں داخل ہونگی۔ اس زمانہ کے لوگ یوسفؑ کے دو نو ساتھیوں فیسقی ربہ خمرا۔ اور فتاکل الطیر من رأسہ کا نظارہ دیکھ رہے ہیں اور دیکھینگے۔ یعنی دنیا حضرت اقدس کے وہبی علم کے چشمہ سے مستفیض ہو رہی ہے۔ اور وقت آتا ہے۔ کہ بموجب الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" کہ شاہان وقت بھی پیاسے ہو کر اس چشمہ کی طرف رجوع کرینگے دوسری طرف قہری نشانات کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر ملک میں پرندوں کی جھپٹیں نظر آرہی ہیں۔ غرض فتیان کے اندر جو پیشگوئی مخفی تھی۔ وہ اس یوسف کے وقت ظاہر ہو پڑی ہے۔

(۷) وقال الملک انی ارٰی سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف۔ اس میں یوسف محمدی کے زمانہ کا ایک نشان بتایا گیا۔ کہ اس وقت کمزور اور ضعیف لوگ موٹے اور طاقتور آدمیوں کو کھانے لگ جائیں گے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ لا تقوم الساعۃ حتّٰی تھلک الوعول وتظھر التحوت اس کی شرح میں لکھا ہے۔ ای یغلب ضعفاء الناس اقویاءھم (مجمع البحار) حدیث فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ ادنیٰ لوگ اعلےٰ طبقہ کے لوگوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہونگے۔ طبرانی از سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کردہ کہ برپا نمیشود ساعۃ تا آنکہ زائل شوند کوہہائے از جاہائے خویش (حجج الکرامہ) چنانچہ افغانستان کا ایک مضبوط پہاڑ اپنی جگہ سے ہلا یا گیا۔ پہلی کتابوں میں بھی لکھا ہے "تب وہ اپنا ہاتھ یروشلم کے کوہ پر ہلا دیگا۔ دیکھو خداوند رب الافواج ہیبت ناک دھنج سے مار کے شاخوں کو چھانٹ ڈالیگا۔ وہ جو اُونچے قد کا ہے۔ اور وُہ جو بلند ہیں۔ پست ہو جائینگے" (یسعیاہ) "اس سبب سے خداوند ربّ الافواج اسکے موٹے مردوں پر لاغری بھیجے گا" (یسعیاہ)

یروشلم کے کوہ پر خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ ہلا چکا۔ یعنی جس نے آنا تھا۔ وُہ آگیا۔ اب خداوند رب الافواج ہیبت ناک دھنج سے بلد کے شاخوں کو چھانٹ رہا ہے۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا الخ" ایک روایت میں بجائے کوہ کے آسمان کا لفظ ہے۔ کہ مہدی کے زمانہ میں آسمان پر ہاتھ دکھائی دیگا۔ (دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴) مطلب یہ کہ خدا کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوگا۔

(۸) یاایھا الملأ افتونی فی رؤیای۔ پیدائش باب ۴۱ میں ہے "اور یوں ہوا۔ کہ صبح اس کا جی گھبرایا۔ تب اس نے مصر کے سارے جادوگروں اور اس کے دانشمندوں کو بلا بھیجا۔ پر ان میں سے کوئی فرعون کے خواب کی تعبیر نہ کرسکا۔" یہ پیشگوئی گول میز کانفرنس کے رنگ میں پوری ہوئی۔ جس میں تمام ملک کے جادوگر اور دانشمند جمع ہو کر موجودہ مصائب کا علاج سوچ رہے ہیں۔ لیکن بائیبل اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ "سیاسی مسئلہ کا حل" ہی موجودہ قحط کا صحیح علاج ہے کیونکہ بائیبل میں جہاں گول میز کانفرنس کی طرف اشارہ کیا گیا وہاں خدا تعالیٰ نے اسی مشرقی راستباز کے وجود کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "آو ہم ایک ساتھ محکمے میں داخل ہوں۔ کس نے اس راستباز کو مشرق کی طرف سے برپا کیا" جس کا مطلب ظاہر ہے۔ کہ انصاف کی جگہ میں داخل ہونے والو جس خدا نے تم کو ان مصائب میں ڈالا ہے اسی نے مشرق میں مسیح موعودؑ کو بھیجکر ان کا علاج بھی بتا دیا ہے۔ اس کی طرف رجوع کرو۔ (کرم داد۔ دوالمیال)

تمام فرقوں کے علماء کو دعوت عام

ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ کہ آپ تمام اسلامی دنیا کے چیدہ علماء دین کو دعوت دے کر اس امر کا باہمی مباحثہ کر کے فیصلہ فرمادیں۔ کہ کونسا فرقہ ناجی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ خط لکھنے والے صاحب ہمارے سلسلہ کے لٹریچر سے واقف نہیں۔ کیونکہ ہماری طرف سے تمام فرقوں کے مسلمانوں کو بار بار دعوت دی گئی ہے۔ کہ قرآن کریم کے بیان کردہ معیاروں پر صداقت کا فیصلہ کرلیں۔ لیکن اس وقت تک کوئی مقابلہ پر نہیں آتا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہُ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اب بھی یہ دعوت عام ہے۔ جو چاہے۔ اس معیار کے مطابق حق و باطل کا تصفیہ کرلے۔ باقی دوسرے فرقوں کے علماء کو میدان فیصلہ میں زبردستی لانا ہمارا کام نہیں۔ یہ ان کے ہم مذہبوں کا ہے۔ پس اگر وُہ اب بھی مقابلہ میں آنا چاہیں۔ تو قادیان آنے کی صُورت میں ان کی مہمان نوازی کے اخراجات ہم اپنے ذمہ لینے کے لئے تیار ہیں۔

مذکورہ بالا خط حسب ذیل ہے:۔

"جماعت احمدی (قادیانی) کے خلیفہ دوئم صاحب کی خدمت اقدس میں گذارش ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ اسلام اس امر کا دعویدار ہے۔ کہ اسلام میں صرف ایک فرقہ ناجی ہے۔ اور ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو ناجی بتلاتا ہے۔ حضور کی یہ از بس اسلامی خدمت ہوگی۔ اگر حضور تمام اسلامی دنیا کے ہر ایک مذہب و اصُول کے چیدہ علماء دین کو دعوت دیکر اس امر کا باہمی مباحثہ فرما کر فیصلہ فرمادیںگے۔ کہ وُہ کونسا فرقہ ناجی ہے جس کی بشارت دی گئی ہے۔ اور اس کے اصُول کیا ہیں۔ اور درست طریقہ عبادات اس ناجی فرقہ کا کیا ہے۔" (ملتمس۔ عزمان علی سب انسپکٹر پولیس)

غیر مبائعین غیر احمدیوں کے نقش قدم پر

الفضل ۲۳ جنوری میں میرا ایک مضمون زیر عنوان "مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف" شایع ہو چکا ہے۔ جس میں میں نے ثابت کیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے صراط مستقیم کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ تفسیر کے سراسر خلاف کئے ہیں۔ اور درخواست کی تھی۔ کہ مولوی صاحب اپنے اور حضرت اقدس کے معنوں کو ملاحظہ کر کے تدبر فرمائیں۔ کہ اس قدر تفاوت کیوں۔ اس مضمون میں یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ مولوی صاحب کے بیان کردہ معنے وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں مخالفین کیا کرتے تھے۔ اور جن کی آپ نے تردید فرمائی ہے۔

اس پر "پیغام صلح" سے یہ تو نہ ہو سکا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ تفسیر کے خلاف مولوی صاحب کے معنوں کو غلط قرار دیتا۔ اُلٹا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو میری طرف منسوب کر کے اس پر اعتراض کر دیا۔ (ملاحظہ ہو پیغام ۷ جنوری) حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا واضح تھا۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی طرف بھی پورے طور پر اُسی وقت جھک سکتا ہے جبکہ اس کی معرفت ہو۔ یعنی اول اس کے وجود کا پتہ لگے۔ پھر اس کی خوبیاں اور اس کی کامل قدرتیں ظاہر ہوں۔ اس قسم کی معرفت سوائے اس کے میسر نہیں آسکتی۔ کہ کسی کو خدا تعالےٰ کا شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۴۲) طرفہ یہ کہ جس طرح غیر احمدی حضرت اقدس کے زمانہ میں خدا تعالےٰ کے مکالمہ مخاطبہ کے قائل ہو کر پھر بھی حضور کی نبوت کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ اسی طرح پیغام نے بھی لکھدیا "مکالمہ مخاطبہ ملنے کے نہ حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ ہا اور نہ کوئی جماعت احمدیہ میں سے منکر ہے" (پیغام ۷ جنوری)

اگر آپ لوگ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے منکر نہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے کیوں انکار ہے حضور کو بھی تو مکالمہ مخاطبہ والی نبوت کا ہی دعویٰ ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے۔ اور وُہ

یہ کہ ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں۔ اور ایسا شخص جس کو بکثرت پیشگوئیاں اور دگاری جائیں۔ یعنی اس قدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں۔ مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ مخاطبہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے“ (چشمہ معرفت صہ ۱۸۱)

پس آئیے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا اقرار کیجئے! اگر فی الواقعہ آپ لوگ مکالمہ مخاطبہ کے قائل ہیں۔ ورنہ قائل ہونے کے کیا معنی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت مکالمات ومخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے“ (تتمہ حقیقۃ الوحی صہ ۶۸)

”خدا کی طرف سے کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہونچا دے۔ خدا اور اسلامی اصطلاح میں نبی کہلاتا ہے“ (حجۃ اللہ صہ ۲)

”جبکہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رُو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے“ (الوصیت صہ ۱۲)

ناظرین! یہ وہ نبوت ہے۔ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعویٰ ہے۔ جو غیر تشریعی نبوت کہلاتی ہے۔ اور جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہُ اللہ بنصرہ اور آپ کے متبعین مانتے ہیں۔ نہ وہ نبوت جسے آئے دن غیر مبایعین اور ان کے ”حضرت امیر“ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور اُسے مبایعین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جو تشریعی اور مستقل نبوت کہلاتی ہے۔ جس سے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام انکار کرتے رہے۔ اور اسے کفر و الحاد قرار دیتے رہے۔ چنانچہ ۱۱ر جنوری کے پیغام میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا ایک مضمون بعنوان ”برادران قادیان سے اپیل“ شایع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے ۱۴ حوالجات اس بات کے ثابت کرنے میں پیش کئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نبوت کا دعویٰ نہ تھا۔ گویا جو فریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو نبی مانتا ہے۔ وہ اسی نبوت سے حضور کی ذات کو متصف قرار دیتا ہے۔ جو حوالجات مذکورہ پیغام ۱۱ر جنوری میں بیان ہے۔

مگر کس قدر دھوکا ہے۔ اسی کا نام دوسروں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا ہے۔ سالہا سال کی بحث وتمحیص اور تشریحات کے بعد بھی مولوی صاحب نے پرانا راگ الاپ دیا۔ اور لوگوں کو اصل حقیقت سے دُور لیجانے کی کوشش کی۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ اب اس حقیقت سے بہت لوگ واقف ہو چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ تھا۔ تشریعی نبوت کے آپ دعویدار نہ تھے۔ جس کا ۱۴ حوالجات مذکورہ پیغام میں ذکر ہے۔ اور جس سے آپ ہمیشہ بیزاری کا اظہار فرماتے رہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

”میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں۔ اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں۔ کہ یہ الزام جو میرے ذمے لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے“۔

(اخبار عام لاہور مورخہ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

ہاں ایک قسم کی نبوت کا آپ کو ضرور دعویٰ تھا۔ جس سے آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔ اور وُہ وہی نبوت ہے۔ جس کا میں اُوپر ذکر کر آیا ہوں۔ اور جو غیر تشریعی نبوت کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہُوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسُول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اُس کا نام پاکر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسُول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسُول کرکے پکارا ہے“ (ایک غلطی کا ازالہ)

اس حوالہ سے حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔ کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی اپیل میں جہاں ۱۴ حوالے درج فرمائے ہیں۔ وہاں یہ بھی تحریر کیا ہے۔ کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی ہونیکا کوئی حوالہ نہیں ملا۔ مندرجہ بالا الفاظ میں مولوی صاحب ملاحظہ فرمالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ موجود ہے۔ اور حضور فرماتے ہیں۔ ”اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا“۔ پس خدارا انصاف کیجئے۔ اور لوگوں کو مغالطہ میں نہ ڈالئے۔ اور حضور کی تحریرات سے اس تحریر کے خلاف کوئی حوالہ تلاش کیجئے۔ میں سمجھتا ہُوں۔ آپ نے اس قدر حوالجات تحریر فرمانے کی یونہی تکلیف گوارا فرمائی۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ”ایک غلطی کا ازالہ“ میں حوالہ مذکور ملاحظہ فرما لیتے۔ تو آپ کی بھی غلطی کا ازالہ ہو جاتا۔

مذکورہ بیان سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کی مبایعین کے مقابلہ میں اس وقت وہی پوزیشن ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زندگی میں آپ کے مخالفین نے اختیار کر رکھی تھی۔ بوجوہات ذیل:۔

اوّل:۔ غیر مبایعین متنازع فیہ مسائل میں آیات قرآنیہ کے وہ معنے کرتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ میں آپ کے مخالفین آپ کی مخالفت میں کرتے تھے۔ جن معنوں کی آپ مخالفین کو نادان اور جاہل قرار دیکر تغلیط فرماتے تھے۔

دوم:۔ غیر مبایعین مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے منکر ہیں۔ ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ میں آپ کے مخالفین باوجود مکالمہ مخاطبہ کے قائل ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے منکر تھے۔ (ملاحظہ ہو۔ حقیقۃ الوحی صہ ۶۸ اور چشمہ معرفت صہ ۱۸۱)

سوم:۔ غیر مبایعین۔ مبایعین کی طرف اس نبوت کے عقیدہ کو منسوب کرتے ہیں۔ جو حقیقی۔ مستقل یعنی تشریعی نبوت ہے۔ جس سے مبایعین بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف ایسی نبوت کو منسوب کرنا کفر والحاد یقین کرتے ہیں۔ صرف آپ کی طرف نبوت غیر تشریعی کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت اقدس کے مخالفین آپ کو متصف بالنبوۃ تشریعی خیال کرتے تھے۔ اور اس نبوت کو آپ کی طرف منسوب کرکے لوگوں کو اشتعال [illegible] حضرت اقدس نے ہمیشہ بیزاری [illegible] اظہار کیا۔ اور اسے کفر والحاد قرار دیا۔

[illegible] غیر مبایعین کا قدم۔ غیر احمدیوں کے نقش قدم پر ہے۔ وُہ احمدیت کے امتیازی نشانات کچھ ترک کر چکے ہیں۔ اور باقی ترک کرتے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے [illegible] مبایعین (بفضلہ تعالیٰ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم وعدل مانتے ہوئے آپ کی فرمودہ قرآنی تفسیر کو صحیح یقین کرتے ہیں۔ اور جہاں مکالمہ مخاطبہ کے قائل ہیں۔ وہاں حضرت اقدسؑ کی غیر تشریعی نبوت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور حضور کی طرف وہی دعوئے نبوت منسوب کرتے ہیں۔ جو حضور کی تحریرات سے ثابت ہے۔ خدائی کلام سے ثابت ہے۔ اور قرآن واحادیث سے ثابت ہے۔ فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان)

حصّہ وصیّت میں اضافہ

ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب اول مدرس نبی پور پیران ضلع شیخوپورہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ میں نے گذشتہ فروری ۱۹۳۰ء سے ۱/۱۰ حصہ ماہوار آمد اور متروکہ جائداد کی وصیت کی تھی۔ اس کے بعد میں نے معلوم کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے افضال اس وصیت میں مخفی رکھے ہیں۔ اس لئے میں ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۵ حصہ آمد کی وصیت یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے کرتا ہُوں۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان)

پنجاب میں قرض لینے اور دینے والوں کے لئے نیا قانون

پنجاب کا قانون حسابات (جو یکم جولائی ۱۹۳۱ء سے صوبہ بھر میں نافذ ہو جائیگا) کیا ہے۔ اور قرض لینے اور دینے والوں کے اس میں کیا فرائض مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کا پتہ ذیل کے مضمون سے لگ سکتا ہے۔ مقروض مسلمانوں کو اسے غور سے پڑھنا۔ اور اس کے ضروری پہلوؤں کو یاد رکھنا چاہیئے ✣ (ایڈیٹر)

بہ نفاذ اختیارات عطیہ از روئے دفعہ ۴ ایکٹ انضباط حسابات پنجاب ۱۹۳۰ء جناب نواب گورنر بہادر باجلاس کونسل زیر ایکٹ مذکورہ مندرجہ ذیل قواعد مرتب فرماتے ہیں:۔

مختصر نام ونفاذ

(الف) قواعد ہذا قواعد انضباط حسابات کے نام سے موسوم ہونگے

(ب) قواعد مذکور ایسی تاریخ پر نافذ العمل ہوں گے۔ جو جناب نواب گورنر بہادر باجلاس کونسل بذریعہ اشتہار اس بارہ میں مقرر کریں

تشریح

۲۔ تاوقتیکہ کوئی امر مضمون یا سیاق عبارت کے نقیض نہ ہو

(الف) ایکٹ سے ایکٹ [illegible] انضباط حسابات پنجاب ۱۹۳۰ء مراد ہے۔

(ب) فارم (نمونہ) سے وہ فارم (نمونہ) [illegible] ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ کی رو سے مجوزہ حسابات رکھے۔ اور مہیا کئے جائیں گے

(ج) ایکٹ عبارات عامہ پنجاب نمبر ۱ ۱۸۹۸ء قواعد ہذا کی تشریح کی غرض سے اسی طریق میں عائد ہوگا۔ جس طریق میں کہ کسی ایکٹ پنجاب کی تشریح کی غرض سے اطلاق پذیر ہوتا ہے۔

فارم (نمونہ)

۳۔ حساب مجوزہ بروئے ضمن (الف) تحتی دفعہ (۱) دفعہ (۳) اس فارم میں رکھا جائیگا۔ جو گوشوارہ منسلکہ قواعد ہذا میں درج کی گئی ہے

۴۔ فارم مذکور ان حسابات کے نقشہ کے لئے بھی استعمال کی جائینگی۔ جو قرض دہندہ کی طرف سے ہر ایک قرض گیرندہ کو زیر احکام ضمن (ب) تحتی دفعہ (۱) دفعہ (۳) معینہ اوقات پر مہیا کرنے ضروری ہوں گے۔

فارموں کی بہم رسانی

۵۔ فارم مذکور کے نمونے۔ جو انگریزی۔ اردو۔ گورمکھی۔ ناگری اور مہاجنی (امرتسر) زبان میں چھپے ہوں گے۔ اور جو ان رجسٹروں کی صورت میں جلدوں میں بندھے ہونگے۔ جنمیں تعدادی ۵۰ یا سو فارمیں ہوں گی تمام صوبہ کے جملہ ڈاک خانوں و برانچ ڈاک خانوں و خزانوں اور تحتی خزانوں میں فروخت کی غرض سے قابل استفادہ ہوں گے۔ اور اسلامیہ کے مطابع چھپائی کو مہیا کئے جائیں گے۔ ہر ایک قرض دہندہ اگرچہ فارموں کی ضروری تعداد حاصل کرنے کا واحد ذمہ وار ہے۔ مگر اس پر سرکاری ذرائع سے فارمیں خریدنے کی کوئی ذمہ واری عائد نہیں ہوگی لیکن وہ فارموں کو بازار سے یا دیگر ایسے ذرائع سے حاصل کر سکتا ہے۔ جس سے وہ حاصل کرنا چاہے۔

تشریح

گورنمنٹ فارموں کی بہم رسانی کے لئے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتی

حسابی ہندسے و حروف جو استعمال کئے جائینگے

۶۔ حسابی ہندسے و حروف جو فارم (نمونہ) مذکور میں اندراجات کرنے کی غرض سے استعمال کئے جائیں گے۔ وہ حسابی ہندسے و حروف ہونگے جو عام طور پر ایسی خاص رسم الخط و زبان کے ساتھ استعمال ہوتے ہوں جسے دفعہ (۳) کی تشریح (۱) کے مطابق قرض دہندہ نے منتخب کیا ہو۔ یا جس کا قرض گیرندہ نے مطالبہ کیا ہو۔ (جیسی کہ صورت ہو)

مجوزہ حسابات رکھنے کا طریق

۷۔ فارم (نمونہ) مذکور کا ہر ایک اندراج جہاں تک ممکن ہو سکے۔ قرض دہندہ کی طرف سے اس تاریخ پر کیا جائے گا۔ جس سے زیر بحث لین دین متعلق ہو۔

۸۔ قرض گیرندہ نام اور پتہ اور مشترکہ قرض گیرندوں کی صورت میں ہر ایک مشترکہ قرض گیرندہ کا نام اور پتہ فارم (نمونہ) کے اوپر الفاظ "حساب قرضہ" کے بعد درج کیا جائیگا۔ اس طرح درج شدہ پتہ ایسا پتہ ہوگا۔ جو قرض گیرندہ یا مشترکہ قرض گیرندوں نے ایسے پتہ کے طور پر مہیا کیا ہو۔ جس پر قاعدہ ۱۴ کی اغراض کے مطابق حساب کا نقشہ ارسال کیا جائیگا۔

۹۔ بے باقیوں یا پیشگیوں کے متعلق ہر ایک اندراج کی تفاصیل خواہ ایسی بے باقیاں یا پیشگیاں بصورت نقد یا بصورت جنس ہوں ان خانہ جات میں الفاظ میں درج کی جائینگی۔ جو غرض ہذا کے لئے فارم مذکور میں مہیا کئے گئے ہیں۔ خانہ مذکور میں رقم مذکور کو الفاظ میں درج کرنے کے عین بعد اس رقم کا نصف حصہ بھی الفاظ میں بیان کیا جائیگا

۱۰۔ شرح سود جو فریقین نے ہر ایک پیشگی رقم کے لئے خواہ وہ نقد یا جنس کی صورت میں ہو تسلیم کی ہو۔ اور شرح سود جو اخذ کی گئی ہو۔ اس خانہ میں درج کی جائیگی۔ جو فارم نمونہ میں مہیا کیا گیا ہے

۱۱۔ اس بے باقی کی مالیت جو کسی قرض گیرندہ کی طرف سے بصورت جنس کی جائے۔ اور وہ رقم جو اصل اور سود کے لئے تصرف میں لائی جائے۔ مناسب تاریخوں پر ان خانہ جات میں درج کی جائے گی۔ جو فارم (نمونہ) مذکور میں مہیا کئے گئے ہیں۔

۱۲۔ قرض دہندہ فارم (مذکور دو پرتوں میں رکھے گا جس میں سے ایک پہلی پرت ہوگی۔ اور دوسری مثنیٰ (مثنیٰ) کو قرض دہندہ اپنے پاس رکھے گا۔ اور فائل یعنی پہلی پرت قرض گیرندہ کو ایسے طریق میں بھیجی جائے گی۔ جس کا بعد ازیں ذکر کیا گیا ہے۔ قرض گیرندہ کو اس طرح ارسال کردہ پہلی پرت کے اندراجات تمام پہلوؤں میں اس مثنیٰ (کاؤنٹر فائل) کے اندراجات کی ٹھیک نقل ہونگے۔ جو قرض دہندہ نے اپنے پاس رکھ لی ہو۔

۱۳۔ جہاں دو یا زیادہ مشترکہ قرض گیرندگان ہوں۔ تو حساب کا نقشہ اس کے برعکس معاہدہ کی غیر موجودگی میں اس مشترکہ قرض گیرندہ کو مہیا کیا جائے گا۔ جس کو فارم کے شروع میں موسوم کیا گیا ہو

قرض گیرندہ کو حساب مہیا کرنیکا طریق

۱۴۔ حساب کا نقشہ بذریعہ رجسٹری ڈاک (جس کی رسید لی جائے گی۔) قرض گیرندہ کو اس پتہ پر پہلی پرت بھیج کر مہیا کیا جائے گا جو قاعدہ ۸ کی اغراض کے مطابق فارم کے شروع میں درج کیا گیا ہو مگر شرط یہ ہے۔ کہ قرض گیرندہ یا مشترکہ قرض گیرندگان نے جیسی کہ صورت ہو۔ پہلی پرت کو اصالتاً وصول کرنا تحریراً تسلیم کر لیا ہو۔ تو اسے بذریعہ ڈاک ارسال کرنا ضروری نہیں ہوگا۔

تشریح

بذریعہ ڈاک ترسیل کی تیاری کے لئے پہلی پرت کو پیکٹ کی شکل میں دوہرا کیا جائے گا۔ اور باہر بائیں طرف پتہ کے لئے جگہ چھوڑی جائے گی۔ جتنی پرتیں کہ باہر بآسانی ایک ہی قرض گیرندہ کے لئے مطلوب ہوں۔ ایک ہی پیکٹ میں اکٹھی بند کی جا سکتی ہیں۔ دوہرا کرنے کے بعد اس کے نچلے باہر کے کنارہ پر ایک پرچی لگائی جائے گی جس پر حسب ذیل عبارت ہوگی:۔

"حساب کے فارم (نمونہ) زیر ایکٹ انضباط حسابات ۱۹۳۰ء"

پیکٹ جو اس طرح دوہرا کیا گیا ہو۔ اور جس پر پتہ لکھا گیا ہو۔ اور ٹکٹ لگایا گیا ہو۔ بذریعہ رجسٹری ڈاک (جس کی رسید لی جائے گی) بغیر کسی بیرونی لفافہ کے ارسال کیا جائیگا۔

قرض گیرندہ کی طرف سے موصول کرنیکا ثبوت

۱۵۔ اگر قرض گیرندہ پہلی پرت کو وصول کرلے جبکہ یہ اسے اصالتاً حوالہ کی گئی ہو۔ تو وہ ایک علیحدہ کاغذ کے ورق پر فارم (نمونہ) کی وصولی کی رسید دیگا۔ اس رسید پر قرض گیرندہ کے دستخط یا انگوٹھا کا نشان ہوگا۔

تشریح

حسب مجوزہ بروئے تشریح دفعہ ۲۔ ایسی رسید سے یہ مقصد نہیں ہوگا۔ کہ فارم (نمونہ) کے اندراجات کی صحت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۱۶۔ اگر حساب کا نقشہ بذریعہ رجسٹری ڈاک بھیجا جائے۔ تو ڈاک کی رسید اور وصولی کی رسید کا پیش کرنا حسابات کی ترسیل کا کافی ثبوت ہوگا ✣

ندائے ایمان نمبر ۲

(۱) احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال ایک سلسلہ اشتہارات جاری فرمایا تھا جس کا پہلا نمبر ندائے ایمان نمبر ۱ کی صورت میں شایع ہو چکا ہے۔ اب حضور نے اس سلسلہ میں دوسرا اشتہار تحریر فرما کر نظارت دعوۃ و تبلیغ کے حوالہ فرما دیا ہے۔ جسے کاتب لکھ رہا ہے۔ اور اس اعلان کے آپ تک پہونچنے تک پریس میں چلا جائیگا۔ اس لئے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جس قدر زیادہ تعداد میں ہو سکے اس کے خریدنے کے واسطے دفتر ہذا میں آرڈر بھیجیں۔ اور بہتر ہے۔ کہ قیمت نقد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تا ان کے آرڈر کو مقدم رکھکر ان کو یہ اشتہار روانہ کیا جائے۔ ہاں اس میں اگر کوئی معذوری ہو۔ تو مطلوبہ تعداد کے وی پی کی اجازت دیں۔ حسب سابق یہ اشتہار بھی بصورت ٹریکٹ و پوسٹر شایع ہوگا۔

(۲) حسب ذیل جماعتوں کی رقوم ہمارے پاس پیشگی آئی ہوئی ہیں۔ اشتہار شایع ہونے پر انہیں بھجدیئے جائینگے۔

جماعت	رقم	جماعت	رقم	جماعت	رقم
(۱) چارسدہ	عہ ر	(۱۰) چندوسی	عہ ر	(۱۹) ڈھلوان	۱۰ ر
(۲) سنگرور	بعہ ر	(۱۱) ساگر	عاَ ر	(۲۰) لوکل انجمن احمدیہ قادیان	عہ ر
(۳) رچھین	عہ ر	(۱۲) چک ۲۴	۱۱ ر	(۲۱) آرہ	بعہ ر
(۴) فیروزپور	عہ ر	(۱۳) رسُول	عہ ر	(۲۲) مونگھیر	۴ ر
(۵) لکھنؤ	صہ ر	(۱۴) کھتو والی	۵ ر	(۲۳) ڈورو کشمیر	بعہ ر
(۶) منٹگمری	للعہ ر	(۱۵) ڈسکہ	۱۰ ر	(۲۴) عبادان (ایران)	عاَ ر
(۷) کراچی	عہ ر	(۱۶) کھیری	۵ ر	(۲۵) متھرا	بعہ ر
(۸) چھیرہ	۸ ر	(۱۷) پنڈی بہاؤالدین	عہ ر	(۲۶) چک ۱۱۲	۴ ر
(۹) مڈھ رانجھا	عاَ ر	(۱۸) بھدرک	صہ ر	(۲۷) منصوری	۸ ر

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل آرڈر ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن کو اشتہار بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ مہربانی کرکے وصولی کیلئے تیار رہیں۔

جماعت	تعداد	جماعت	تعداد	جماعت	تعداد	جماعت	تعداد
۱۔ سرگودھا	۵۰۰	۱۹۔ پشاور	۶۰۰	۳۶۔ بھدرک	۲۰۰	۵۳۔ شاہ گنج۔ نواب علی صاحب	۲۵۰
۲۔ ڈاکٹر گوہر دین صاحب	۲۵۰	۲۰۔ کیمبل پور	۲۵۰	۳۷۔ مٹیا برج (کلکتہ)	۱۲۵	۵۴۔ بنوں	۲۵۰
۳۔ حسین پور	۸ ر	۲۱۔ گجرات	۶۰۰	۳۸۔ گھوگھیاٹ	۱۰۰	۵۵۔ بیلی پور ملکانہ ریز محمد صاحب	۱۰۰
۴۔ غوث گڑھ	۱۰۰	۲۲۔ فیروزپور	۱۰۰۰	۳۹۔ بھاگلپور	۵۰۰	۵۶۔ فضل دین صاحب ضلع شیخوپورہ	۱۰۰
۵۔ شیر احمد صاحب کانپور	۵۰۰	۲۳۔ الہ آباد	۱۰۰	۴۰۔ ننکانہ صاحب	۵۰	۵۷۔ محبوب عالم صاحب (ارڑیال)	۱۰۰
۶۔ بھینی شرقپور	۱۰۰	۲۴۔ شاہدرہ	۱۰۰	۴۱۔ محمد شفیع صاحب (ناگپور)	۲۰۰	۵۸۔ ڈیرہ غازیخان	۱۰۰
۷۔ مولوی عبدالقادر صاحب قصور	۲۰۰	۲۵۔ ڈھلوان	۸ ر	۴۲۔ غلام احمد صاحب (رحیم یار خان)	۸ ر	۵۹۔ برہمن بڑیا (بنگال)	۱۰۰
۸۔ ایس۔ اے عبدالرزاق صاحب	۱۲۵	۲۶۔ سکندر آباد	۵۰۰	۴۳۔ محمد خورشید صاحب (بنگہ اکبر)	۵۰	۶۰۔ ضیاء الحق صاحب منی پور	۱۰۰
۹۔ جماعت جہلم	۳۰۰	۲۷۔ کلکتہ	۵۰۰	۴۴۔ ملتان	۱۰۰۰	۶۱۔ محبوب نگر	۲۵۰
۱۰۔ پٹیالہ	۵۰۰	۲۸۔ کریام	۲۵۰	۴۵۔ محمد احسان الحق صاحب مونگھیر	۲۵	۶۲۔ عنایت اللہ صاحب چھبہ سندراں	۴۰
۱۱۔ شاہ مسکین	۶۰	۲۹۔ ریاست پٹیالہ	۱۲۵	۴۶۔ شملہ	۱۰۰۰	۶۳۔ عبدالغفور صاحب جھیل سانبھر	۵۰
۱۲۔ بریلی	۵۰۰	۳۰۔ سیالکوٹ	۷۰۰	۴۷۔ ملک عبدالعزیز صاحب پورینا	۲۰۰	۶۴۔ شمس الدین صاحب منڈی کوٹلی	۲۰۰
۱۳۔ جلالپور جٹاں	۲۵	۳۱۔ وڈالہ بانگر	۱۰۰	۴۸۔ خوشاب	۱۰۰	۶۵۔ بی۔ ایم صاحب جان صاحب بنگلور	۵۰
۱۴۔ دہلی	۲۰۰۰	۳۲۔ شیخ نیاز محمد صاحب کمپوڈر (کتھووال)	۵۰	۴۹۔ محمد فضل صاحب (فتح جنگ)	۱۰۰	۶۶۔ غلام حیدر صاحب ڈھاکوٹ	۱۲ ر
۱۵۔ کوٹ عبدالغفور شاہ مرگھ	۵۰۰	۳۳۔ سید لال شاہ میرانپور	۱۰۰	۵۰۔ خانیوال میانوالی۔ کوٹ باجوہ	۲۵۰	۶۷۔ جماعت علی پور	عہ ر
۱۶۔ جماعت مانڈے	۱۰۰	۳۴۔ عنایت اللہ صاحب اہلوپور	۵۰	۵۱۔ ولی اللہ صاحب (لونا)	۱۰۰	۶۸۔ غلام مرتضٰے صاحب چک ۱۱۵ خانیوال	۴۵۰
۱۷۔ امرتسر	۸۰۰	۳۵۔ کوئٹہ	۵۰۰	۵۲۔ ڈیرہ دون	۲۵۰		
۱۸۔ گورداسپور	۲۰۰						

۳۳ (۶۹) خیر اللہ خان صاحب میمیوہ ۱۰۰۔ (۷۰) محمد اسمٰعیل صاحب محمد آباد ۱۲۰۔ (۷۱) سراج الدین صاحب پاچوڑ ۲۵۰۔ (۷۲) غلام رسول صاحب۔ لالہ موسیٰ ۔۔۔ (۷۳) نقیر اللہ صاحب بھیوہ باجوہ ۱۲ ر (۷۴) مرزا شرف علی صاحب۔

ڈاکخانہ میں رجسٹری کرانیکے اخراجات کی وصولی

۱۷۔ ڈاکخانہ اور رجسٹری کے اخراجات جو فارم (نمونہ) مذکور کو مناسب تاریخ پر بذریعہ رجسٹری ڈاک ارسال کرنے کے متعلق برداشت کئے جائیں۔ قرض دہندہ وصول کریگا۔ گویا کہ یہ ایسا قرضہ تھا جو قرض گیرندہ کو نقد دیا گیا تھا اور وہ فارم حساب قرضہ میں باضابطہ درج کیا جائیگا۔

(ان اخراجات کا معیار جو اس قرض گیرندہ کی طرف سے واجب الادا ہوگا جو یہ مطالبہ کرے۔ کہ حساب خاص رسم الخط میں مہیا کیا جائے)

(۱۸) اس خرچہ کا معیار جو اس قرض گیرندہ کی طرف سے ادا کیا جائیگا۔ جو یہ مطالبہ کرے۔ کہ حساب مطلوبہ بر دفعہ ۳ ان خاص رسم الخطوں میں سے کسی ایک رسم الخط میں مہیا کرنا چاہئے جن کا ذکر تشریح (۱) دفعہ ۳ میں کیا گیا ہے۔ حسب ذیل ہوگا:۔

پہلے ۲۰۰ الفاظ یا اعداد یا اس سے کم۔۔۔۔ روپے ۳ آنے ۔ پائی

ہر ایک زائد ۱۰۰ الفاظ یا اعداد یا اس سے کم ۔۔۔ ۲ ۔ روپیہ آنہ پائی

اس طرح برداشت کردہ خرچہ قرض دہندہ وصول کرسکیگا۔ گویا کہ یہ ایک ایسا قرضہ تھا جو قرض گیرندہ کو نقد دیا گیا تھا۔ اور وہ فارم حساب قرضہ میں باضابطہ درج کیا جائیگا۔

نقول کی تصدیق کا طریق

(۱۹) حساب کی کتابوں کے اندراجات کی مصدقہ نقول زیر تحتی دفعہ (۲) دفعہ ۳۔ ایکٹ مذکور شہادت میں قابل پذیرائی ہونے کی غرض سے فارم (نمونہ) مذکور کی نقول ہونگی۔ جن کے ہمراہ اس بارہ میں ایک سرٹیفکیٹ ہوگا۔ جو ایسی نقل کے نیچے لکھا ہوگا۔ کہ یہ اس فارم (نمونہ) کی ایک صحیح نقل ہے جس کا اصل ابھی تک قرض دہندہ کی تحویل میں ہے۔ سرٹیفکیٹ ہذا پر تاریخ درج کی جائیگی۔ اور اس پر قرض دہندہ کے دستخط ہونگے۔ اور اس شخص کے تصدیقی دستخط ہونگے جس سے نقل کا اصل کے ساتھ مقابلہ کیا ہو۔

ملتنے

حساب قرضہ ۔۔۔۔۔۔۔ ولد ۔۔۔۔۔۔ ذات ۔۔۔۔۔۔ سکنہ ۔۔۔۔۔۔

ابتدائے سال کا بقایا ۔۔۔۔۔۔

اصل زر ۔۔۔۔۔۔ سود ۔۔۔۔۔۔

جمع

تاریخ	بیباقی قرضہ کی تفصیل (خواہ نقد یا جنس کی صورت میں ہو) الفاظ میں	رقم بیباقی قرضہ اعداد میں: نقد	رقم بیباقی قرضہ اعداد میں: جنس (تعداد یا وزن)	رقم بیباقی قرضہ اعداد میں: بیباقی قرضہ بصورت جنس	تصرف: اصل زر	تصرف: سود		تاریخ	پیشگی دی ہوئی رقوم کی تفصیل لفظوں میں (خواہ نقد ہو یا جنس کی صورت میں)	پیشگی دی ہوئی رقوم اعداد میں: نقد	پیشگی دی ہوئی رقوم اعداد میں: جنس (تعداد یا وزن)	نام: قرض گیرندہ	نام: قرض دہندہ یا ایجنٹ	کیفیت

بقایا جو { ۳۰ جون / ۳۱ دسمبر ، ۱۵ مارچ / ۱۵ اپریل } سنہ ۱۹ء / سمت ۱۹ کو واجب الادا تھا۔ جمع کرد ابتدائے سال کا بقایا حسب متذکرۃ الصدر — اصل زر — سود —

دستخط قرض دہندہ یا ایجنٹ

گوشوارہ

فائل یعنی پہلی پرت ۔۔۔۔۔۔ ولد ۔۔۔۔۔۔ ذات ۔۔۔۔۔۔ سکنہ ۔۔۔۔۔۔

حساب قرضہ ۔۔۔۔۔۔

ابتدائے سال کا قرضہ ۔۔۔۔۔۔

اصل زر ۔۔۔۔۔۔ سود ۔۔۔۔۔۔

جمع

تاریخ	بیباقی قرضہ کی تفصیل (خواہ نقد یا جنس کی صورت میں ہو) الفاظ میں	رقم بیباقی قرضہ اعداد میں: نقد	رقم بیباقی قرضہ اعداد میں: جنس (تعداد یا وزن)	رقم بیباقی قرضہ اعداد میں: بیباقی قرضہ بصورت جنس	تصرف: اصل زر	تصرف: سود		تاریخ	پیشگی دی ہوئی رقوم کی تفصیل لفظوں میں (خواہ نقد یا جنس)	پیشگی دی ہوئی رقوم اعداد میں: نقد	پیشگی دی ہوئی رقوم اعداد میں: جنس (تعداد یا وزن)	نام: قرض گیرندہ	نام: قرض دہندہ یا ایجنٹ	کیفیت

بقایا جو { ۳۰ جون / ۳۱ دسمبر ، ۱۵ مارچ / ۱۵ اپریل } سنہ ۱۹ء / سمت ۱۹ کو واجب الادا تھا۔ جمع کرد ابتدائے سال کا بقایا حسب متذکرۃ الصدر — اصل زر — سود —

میزان

دستخط قرض دہندہ یا ایجنٹ

بچوں کی تربیت ماؤں کا سب سے مقدم فرض ہے

دلکشا ہیر آئل بہترین تیل ہے۔ دانتوں کی حفاظت کے لئے دلکشا سنون استعمال کریں۔

لیکن کوئی ماں بچے کی تربیت کے فرض سے پوری طرح سبکدوش نہیں۔ جب تک کہ ان کی صحت درست نہ ہو۔ کون سی ماں ہے۔ جو یہ نہیں چاہتی۔ کہ اس کا بچہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کو پہونچے۔ وجہ کیا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی اکثر مائیں۔ اس فرض کے ادا کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے ملک کی عورتوں کو صحت کی قدر نہیں۔ اور جب عورت کی صحت اچھی نہ ہو۔ تو وہ کوئی کام اچھی طرح نہیں کر سکتی۔ ان کی طبیعت چڑچڑی اور زود رنج ہو جاتی ہے۔ ان کا دودھ صحت افزا نہیں ہوتا۔ ان کے کام میں چستی نہیں ہوتی۔ ان کا دماغ تیزی سے کام نہیں کرتا۔ ان بیماریوں کا علاج کنارسی رونس ہے۔ اس کے استعمال سے خون بڑھتا ہے۔ دودھ زیادہ اور تندرست ہوتا ہے۔ ایام کی زیادتی یا کمی یا درد کی شکایت سب جاتی رہتی ہیں۔ دماغ میں طاقت آتی اور ذہن تیز ہوتا ہے۔ جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ارادہ اور ہمت جس کے بغیر بچے کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی پیدا ہوتے ہیں پس ہر کمزور ماں کو چاہئیے۔ اپنے لئے نہیں تو اپنے بچے کے لئے کنارسی رونس استعمال کرے۔

قیمت:۔ فی شیشی علاوہ محصولڈاک عللہ

نوٹ:۔ اپنے ہاں کے دوا فروش سے یا اس سے نہ ملے۔ تو ہم سے طلب کریں۔

ہماری ایجاد کے متعلق بعض معززین کی رائے

جناب احمد علی صاحب نمبردار بازید پت فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بذریعہ ڈاکٹر صاحب کنارسی رونس دوا بحالت بیماری جو کئی وجہ سے تھی۔ اعضاء میں عام تکلیف تھی۔ جب سے استعمال کی ہے۔ میں اپنے سچے دل سے تحریر کرتا ہوں۔ از حد فائدہ ہوا ہے۔ حالانکہ میری عمر اس وقت تقریباً ستر سال کی ہے۔ اور بہت کمزوری ہو گئی تھی۔ لیکن اب بفضل تعالیٰ بالکل صحت ہے۔

(۲) شیخ عبد الرحمن خاں۔ ہوشیار پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رحیم یار خاں سے آپ کو تحریر کیا تھا۔ کہ ہوشیار پور پہونچ کر میں آپ کو کنارسی رونس کے متعلق اطلاع دوں گا۔ لہذا میں آپ کی اطلاع کے واسطے تحریر کرتا ہوں۔ کہ اس وقت ½ فائدہ ہے۔ اس لئے تکلیف دی جاتی ہے۔ کہ ایک شیشی فی الحال اور روانہ کر دیجیے۔

(۳) جناب محمد دین شلہ ماسٹر:۔ ٹیلرنگ ہاؤس بیرون دہلی دروازہ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سنون دلکشا پرفیومری کمپنی کا حافظ ملک محمد صاحب سے ایک شیشی خرید کر بیس روز تک استعمال کی جس سے میرے جو دانت ہلتے تھے۔ خوب جم گئے۔ اور مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا ہے۔

(۴) محمد عبد القادر صاحب کاتب بہاولپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عبد الرحمن صاحب ایجنٹ کمپنی دلکشا پرفیومری قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے تیل دلکشا ہیر آئل خریدا ہے۔ جو بہت عمدہ ہے اس میں کوئی ایسی ملاوٹ نہیں جو نقصان دہ ہو۔ عام اشتہاروں بازوں کے تیل کی طرح نہیں ہے۔ اور خوشبو بھی چھ روز تک قائم رہتی ہے۔ علاوہ اس کے سرمہ نورانی اور دلکشا سنون بھی میرے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

رمضان میں خاص رعایت

روسی مصری جیبی حمائل سنہری جلد ۱۲ر جلد ولایتی عہ و للعہ حمائل لاہوری ۸ر۔ محقق عہ سرمہ چشم آرہ ۸ر۔ بارہ نشان عہ کے ۱۲ر۔ اسرار شریعت عہ اصلی ۱۲ر حصہ قیمت للعہ رعایتی ہے کتاب العرف والنحو عہ۔ ہندو راج کے منصوبے ۶ر۔ عبرت ناول ۸ر مسلک مرقایہ ۸ر دو حصہ ۹ر۔ ملا سفر صاحب کے لطیفے ۸ر۔ فوٹو سہ در شین خوش خط فوٹو والی ۳ر تفہیمات ربانیہ عہ نیرنگ رزمن ۶ر سیاسی ۸ر کلمہ کامل عہ احمدیہ نوٹ بک عہ احمدیہ پاکٹ بک عہ ترجمہ انگریزی عہ ۲ر مراۃ العروس ۹ر بنات النعش ۸ر حمائل بطرز یسرنا القرآن عہ ریلی خط عہ تعلیم خاتون ۸ر نماز مترجم ۱ر احمدیہ عقائد ۲ر احمدی جنتری ۲ر ان کتابوں کے صرف چند نسخے باقی ہیں۔ اس لئے جلدی خرید لیں۔

نیز عربی فارسی انگریزی کتابوں کے نوٹ

نصیر بک ایجنسی قادیان

سے طلب کریں۔

تجارت کرو اور فائدہ اٹھاؤ

عید پر اپنی اور اہل و عیال کی ضروریات پوشیدنی ارزاں قیمت میں پوری کرو

کٹ پیس کا تازہ چالان جس میں نئے ڈیزائن۔ اعلیٰ اور عمدہ قسم کا کم خرچ بالا نشین مال ہے آ گیا ہے۔ نرخ مقابلتاً ارزاں ہیں۔ ہماری پچاس روپیہ مالیت کی چھوٹی گانٹھ کے کٹ پیس میں آپ کے یک صد روپیہ کے پارچات تیار ہو سکیں گے۔ دوکاندار اور بیوپاری دو صد روپیہ مالیت کی گانٹھ بطور نمونہ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ کرایہ ریل مال گاڑی بذمہ کمپنی ہو گا۔ زر چہارم ہمراہ آرڈر پیشگی آنا ضروری ہے۔ کل رقم پیشگی موصول ہونے پر ۲ روپیہ فی صدی کمیشن ملیگا۔ اور تعمیل آرڈر جلد ہو گی۔ تنخواہ یا کمیشن پر کام کرنے والے ایجنٹوں کی ہر مقام کیلئے ضرورت ہے ار کا ٹکٹ بھیج کر ہماری تازہ لسٹ اور قواعد طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

باجلاس میاں عبد المجید خان صاحب

عدالتی بہادر ڈھلواں

بیر سنگھ ولد بہا سنگھ جٹ ساکن باگبیہ.... ضلع جالندھر۔ مدعی

بنام:۔ عبد الرحمن ولد ابراہیم قوم ارائیں ساکن باغبان پورہ تحصیل پھولتہ رحمت اللہ ولد امیر جٹ ساکن باگبیہ تحصیل بٹالہ مدعا علیہم

دعویٰ مابت ۲۹۸ روپے تمسک
اشتہار طلبی مدعا علیہم

حلفیہ بیان مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ حاضری سے گریز کرتا ہے۔ اشتہار طلبی مدعا علیہ زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۴ پھاگن سنہ ۱۹۸۷ مطابق ۲۵ فروری سنہ ۱۹۳۱ء تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر جواب دہی کریں۔ ورنہ عدم حاضری کی نسبت کارروائی ضابطہ کی جائے گی۔

مورخہ ۱۸ ماگھ سمت ۸۷

دستخط

حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نور الدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اوران گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) ٭

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً گیارہ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایکدفعہ منگوانے پر فی تولہ ایکروپیہ لیا جاویگا۔

حبّ مقوّی اعصاب

فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کی درد ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں ٭

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ آٹھ آنہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں ہم کو بے وقت دغا نہ دیں۔ بصارت کم نہ ہو کیچڑ رطوبت اور چرک آلود نہ رہیں تو سرمہ نور کا استعمال ابھی سے شروع کر دیں۔ بیشمار شہادتیں ثابت کر رہی ہیں اور تجربہ آپکو بھی واضح کر دیگا۔ کہ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ خارش۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ ابتدائی موتیابند۔ پڑبال۔ درد۔ ورم۔ اندھراتا غرض کل امراض چشم کیلئے سرمہ نور بے نظیر علاج ہے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

نہایت قیمتی اور ہر دلعزیز اجزاء کا مرکب!

اسکے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں۔ قوت پیدا کرنے کے علاوہ تمام اعضاء رئیسہ اور پٹھوں کی کھوئی ہوئی طاقت کو تر و تازہ کر کے دوبارہ زندگی کا لطف دکھا دیتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری اور اسکے اندرونی اسباب خدا کے فضل سے شرطیہ دور ہو جاتے ہیں

فی شیشی صرف دو روپے

ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات قادیان (پنجاب)

ایک نظر ادھر بھی

رنگدار پانچ تصویریں

آسانی سے روٹی کماؤ۔ اور پیٹ بھر کے کھاؤ۔ مرغی خانہ بنالو۔ اور اپنا کھانا کمالو۔ بغیر نوکری اگر سینکڑوں روپیہ ماہوار کمانا چاہتے ہو۔ تو لاثانی مکمل اور جامع کتاب رہنمائے مرغی خانہ باتصویر ایڈیشن دوم ۲۱۵ صفحہ کی آج ہی ایک روپیہ میں خرید کر فائدہ اٹھاؤ۔ ولایتی اور امریکن مرغیاں ۳۰۰ تک سال میں انڈے دینے والی اور تازہ بچے نکلوانیکے انڈے بارعایت خرید فرماویں:۔

مینیجر پنجاب پولٹری فارم سرگودہا

نوٹس

جو لوگ لوئر باری دوآب نو آبادی میں دو تین یا چار فصلوں کی عارضی کاشت کے لئے خریف ۱۹۳۱ء سے ٹھیکہ لینے کے خواہشمند ہیں۔ انکی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ٹینڈروں کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۳۱ء ہے تفصیلات کالونی آفس منٹگمری خانیوال سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ ؞

سیٹلمنٹ آفیسر منٹگمری

اکسیر تسہیل ولادت

کو اگر ابھی تک آپ نے اشتہاری دوائی سمجھ کر اس کے حیرت انگیز اور خداداد اثر سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو ہم بزور سفارش کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ کہ ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیوں کو بفضل خدا یہ ناچیز ہدیہ کس طرح بالکل آسان کر دیتا ہے۔ اور یہ ولادت کے دردوں کو بھی نزدیک نہیں آنے دیتا۔ قیمت معہ محصولڈاک صرف اڑھائی روپے

مینیجر شفاخانہ ڈلیذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

خوشخبری

جن حضرات کو سائن بورڈ شیشہ جات وغیرہ بنوانے کی ضرورت ہو۔ تو ایک بار اس خاکسار کے یہاں سے بنوا کر دیکھیں۔ ہمارے یہاں نہایت صفائی سے کام کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے مستحکم رنگ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو جلد خراب نہیں ہو سکتا۔ اور سائن بورڈ کی گارنٹی ملے گی۔ جن حضرات کو ضرورت ہو مہربانی کر کے اس پتہ پر خط و کتابت کریں یا تشریف لادیں۔

شیخ محمد دین شیخ محمد قیس بھارت پینٹنگ ہاؤس نمبر ۲۳ عزرا اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الفضل کے وی پی

خریداران الفضل کو اطلاع ہو۔ کہ جن کا چندہ الفضل ۱۶ جنوری سے ۱۵ فروری تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۹ فروری کو الفضل کا پرچہ وی پی ہوگا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ وی پی وصول کر لئے جائیں گے۔ چونکہ گذشتہ مارچ اپریل میں الفضل چار بار چھپتا رہا ہے۔ اور جون ۱۹۳۰ء سے ہفتہ میں تین بار رہا ہے۔ اس لئے جن صاحبان کے حساب میں ذرا بھی الجھن ہے۔ ان کو تفصیل حساب سمجھانے کے لئے خطوط لکھوا دئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ وی پی کی رقم مطلوبہ کو سمجھ سکیں۔ جن صاحبان۔ کے جوابات انکاری وابس آئیں گے۔ ان کے نام سے پرچہ تا وصولی قیمت بند رہے گا ؞

الفضل جب سے تین بار ہوا ہے۔ اخراجات ڈیوڑھے ہو گئے ہیں۔ لیکن خریداروں میں اخراجات کے مطابق اضافہ نہیں ہوا۔ احباب توجہ فرمائیں ؞ مینجر الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— ولنگٹن (نیوزیلینڈ) ۳ر فروری۔ آج صبح ایک دہشت انگیز زلزلہ آیا جس سے نیپیر سے کچھ فاصلہ پر سمندر کی تہ ابھر آئی ہے۔ سب سے نیپیر میں ہسپتال کے متعدد ٹینکوں کو آگ لگ گئی ہے۔ اور ٹیلیگراف کے تار بھی ٹوٹ گئے ہیں۔ پتھر کی بنی ہوئی تمام عمارتیں گر گئی ہیں۔ متعدد آتشزدگیاں بھی ہوئیں۔ اور نقصان جان بھی بہت زیادہ ہوا۔ اندیشہ ہے۔ کہ ایک ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ شہر کے وسط میں تمام عمارتیں گر گئیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے شہر پر گولہ باری کی ہے۔

——— رنگون۔ ۳ر فروری۔ ضلع تھارادادی میں باغی چھوٹے چھوٹے دستوں میں بدستور مصروف عمل ہیں۔ مقامی بدمعاش بھی ان کے ساتھ ملکر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔

——— الہ آباد۔ ۳ر فروری۔ پنڈت موتی لال نہرو کی حالت نازک ہے۔ آنند بھون کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ملاقاتیوں کو اندر جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

——— بمبئی۔ ۲ر فروری۔ کانگریس کی طرف سے اس مضمون کے اشتہار چھاپکر میمن محلہ میں جہاں مسلمانوں کی دکانیں ہیں تقسیم کئے گئے [illegible] کہ جن مالکان کی دکانوں اور گوداموں میں بدیسی پارچہ پایا گیا۔ ان کے مکان ۱۵ روز کے اندر اندر جلا دیئے جائینگے۔

——— دہلی۔ ۳ر فروری۔ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک ضروری اجلاس ۷ر فروری کو ۲ بجے بعد دوپہر دریا گنج دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں وزیراعظم کے اعلان اور اس سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا جائے گا۔

——— لاہور۔ ۳۱ر جنوری۔ اس سال نارتھ ویسٹرن ریلوے کو سات کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوا ہے۔ اس سے ۱½ کروڑ کراچی ڈویژن کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ کہ تخفیف کر کے اس خسارہ کو پورا کرے۔ ریلوے افسروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عملہ میں تخفیف کی جائے۔ اور ملازموں کی ۱۰ فیصدی کے حساب سے گھٹا دیا جائے۔

——— دہلی۔ ۳ر فروری۔ آج اسمبلی کے متعلق ناخوشگوار فضا پھیل رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میزانیہ میں ۸ کروڑ روپیہ سے زیادہ کا خسارہ ہے۔ [illegible] نہیں جو متوسط طبقہ استعمال کرتا ہے محصول بڑھا دیا جائیگا۔ لیکن پھر بھی لازماً قرضہ اٹھانا پڑیگا۔ جس وقت سر جیمز کریرار نے سوالات کے وقت میں یہ بتایا۔ کہ مقدمہ سازش میرٹھ پر حکومت اب تک ۷ لاکھ ۴۳ ہزار روپیہ صرف کر چکی ہے۔ تو تمام ایوان میں حیرت و استعجاب رونما ہو گیا۔

——— نیو دہلی۔ ۳ر فروری۔ اسمبلی کے غیر سرکاری ارکان کی طرف سے ایک اپیل وائسرائے کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔ جس میں صوبہ سرحد اور بارڈولی قیدیوں کی رہائی کا عام معافی اور رحم کے ماتحت مطالبہ کیا گیا ہے۔

——— لکھنؤ۔ ۳ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ راجہ بہادر خوشحال پال سنگھ وزیر تعلیم نے استعفا دیدیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عدالت عالیہ الہ آباد نے راجہ صاحب کے خلاف بعض الزامات لگائے ہیں۔

——— نیو دہلی۔ ۳ر فروری۔ آج پھر اسمبلی میں سول میرج بل پر بحث ہوئی۔ لالہ ممبر نے کہا۔ کہ کوئی قوم اس مسودہ قانون کی حامی نہیں اس سے ہندوؤں اور مسلمانوں کی تہذیب تباہ ہو جائیگی۔ ڈاکٹر گوڑ اسے واپس لینا چاہتے تھے۔ لیکن ایوان نے اس پر ووٹ لئے جانے پر اصرار کیا۔ اور اُسے مسترد کر دیا۔ اس سے پہلے بھی ایکبار یہ بل مسترد ہو چکا ہے۔

——— قصبہ چوموں علاقہ جے پور میں ایک عرصہ سے اذان و کلمۂ توحید کے بالجہر پڑھنے پر قیود عائد کی گئی تھیں۔ کونسل آف سٹیٹ جے پور نے ۲۴ر جنوری ۱۹۳۱ء کو ایک خاص اعلان کے ذریعہ عام آزادی دے دی۔ اور فیصلہ جات ماسبق کی تنسیخ کر دی ہے۔

——— لندن۔ ۲ر فروری۔ ۵۱۳ صفحات کی ایک بلیو بک شایع کی گئی ہے جس میں گول میز کانفرنس کی کارروائی درج ہے۔ اس میں وہ تقریریں بھی شایع کی گئی ہیں۔ جو ۱۲ سے ۲۱ر نومبر ۱۹۳۰ء تک کے چھ کھلے اجلاسوں میں کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ اس بلیو بک میں کمیٹیوں کی رپورٹیں نیز کامل کمیٹی میں ان پر مباحثات بھی درج ہیں۔

——— لندن۔ ۲ر فروری۔ ہفتہ گذشتہ کے آخیر میں سکاٹلینڈ شمالی انگلستان۔ شمالی ویلز اور آئرلینڈ میں شدید برفباری ہوئی۔ نیز تمام متذکرہ بالا علاقہ میں ایسا طوفان باد آیا۔ جس کی رفتار فی گھنٹہ [illegible] میل تھی۔ مغربی پہاڑیوں پر چھ چھ فٹ برف گری۔ سڑکیں ناقابل عبور ہو گئیں ٹیلیفون کا سلسلہ بھی درہم برہم ہو گیا۔

——— الہ آباد۔ ۲ر فروری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آئندہ اجلاس کے لئے جو کراچی میں منعقد ہوگا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کو صدر مقرر کیا ہے۔ کانگریس کا اجلاس ۲ سے ۷ر اپریل تک ہوگا۔

——— رنگون۔ ۲ر فروری۔ ۲۷ اور ۲۸ر جنوری کی درمیانی شب کو کینگ میں زلزلہ آیا۔ متعدد بنگلوں کو نقصان پہونچا۔ اکثر مقامات پر زمین دھنس گئی۔

——— کلکتہ۔ [illegible] فروری۔ بلدیہ کلکتہ نے آج شام ایک سو تین روپیہ ساڑھے بارہ آنے کی منظوری دیدی۔ یہ رقم قومی جھنڈا لہرانے کی رسم پر خرچ کی گئی تھی۔ جو یوم آزادی کی سالگرہ کے دن ٹاؤن ہال پر لہرایا گیا تھا۔ بلدیہ کے یورپین ارکان نے منظوری کی مخالفت کی۔

——— ۳ر فروری۔ ضلع کیرا کے سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے۔ کہ وہ حکم جس کی رُو سے سردار پٹیل کا ضلع کیرا میں دو ماہ کے لئے داخلہ بند کیا گیا تھا۔ واپس لے لیا گیا ہے۔

——— کلکتہ۔ ۲ر فروری۔ اخبار "بنگالی" کا نامہ نگار خصوصی بمبئی سے رقمطراز ہے۔ کہ ستیہ آگرہیوں پر پولیس کے لاٹھی چلانے سے گاندھی جی پر بہت اثر ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے خلاف وہ ایک ہنگامہ خیز احتجاجی مکتوب مرتب کر رہے ہیں۔ جو سر تیج بہادر سپرو کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد وائسرائے کو بھیجا جائے گا۔ مکتوب میں وائسرائے کے سامنے کچھ مطالبات پیش کئے جائیں گے۔ اگر وہ منظور نہ کئے گئے۔ تو گاندھی جی دوبارہ نمک کی ستیہ گرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

——— دہلی۔ ۲ر فروری۔ وزیر ہند نے بیان دیا تھا۔ کہ ہزاروں ہندوستانی جو پہلے فوجی سپاہی تھے۔ سیاسی جرائم میں سزایاب ہو کر جیل خانوں میں پڑے ہیں۔ اس سلسلے میں یوروپین گروپ نے آج صبح اسمبلی میں ایک جلسہ کیا۔ اور حکومت سے استفسار کرنے کا فیصلہ کیا۔ کہ آیا مسٹر بین کو صحیح اطلاع بہم پہونچائی گئی ہے۔

——— معاصر الاہرام کا نامہ نگار خصوصی جافہ سے رقمطراز ہے۔ کہ لندن میں جنرل اسلامک کانفرنس کے التواء کے بعد مسلم رہنماؤں میں گفت وشنید شروع ہو گئی ہے۔ کہ کانفرنس فوراً مصر کے پایہ تخت قاہرہ میں منعقد کی جائے۔ جب مولانا شوکت علی ہندوستان کو جاتے ہوئے مصر سے گذریں۔ تو ان سے درخواست کی جائے۔ کہ ہندوستان کی طرف سے شامل ہو کر صدارت کے فرائض بھی ادا کریں۔

——— الہ آباد۔ ۴ر فروری۔ پنڈت موتی لال کی صحت آج اچھی ہے آج ڈاکٹر صاحبان انہیں ایکس رے کے علاج کے لئے لکھنؤ لے گئے ہیں۔ گاندھی جی بھی آپ کے ہمراہ گئے ہیں۔

——— بمبئی۔ ۴ر فروری۔ افواہ ہے۔ کہ نئی گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے مسٹر ویجووڈ بین ہندوستان آئیں گے۔

——— کلکتہ۔ ۴ر فروری۔ کشتیا سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں بدیشی کپڑے کی ایک دکان پر ایک نوجوان نے شام کے وقت بم پھینکا وہ پھٹ گیا۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ نوجوان کو موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا۔

——— لندن۔ ۳ر فروری۔ مسٹر جناح نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کی ایک نشست کے انتخاب میں بطور امیدوار کھڑے ہوں۔ آپ پریوی کونسل میں وکالت بھی کرینگے۔

——— احمد آباد۔ ۴ر فروری۔ گجرات کے ایک سیٹھ نے گاندھی جی کو الہ آباد تار ارسال کیا تھا۔ کہ "آپ احمد آباد کب تشریف لائیں گے" اس کے جواب میں آپ نے ذیل کا تار ارسال کیا ہے۔ "احمد آباد میں میری آمد کی تاریخ وہ ہے جب سوراجیہ حاصل ہوگا"۔

——— احمد آباد۔ ۴ر فروری۔ آج پولیس نے ایک برہمن کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور اُسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سائیکلو سٹائل پر ینگ انڈیا چھاپتے ہوئے پکڑ لیا۔ پولیس نے چھپے ہوئے ینگ انڈیا کے پرچے خریداروں کی فہرست اور ایک سو روپے کے ٹکٹ اور ایک اخبار کا ضمیمہ جس میں گاندھی جی کا خریداروں کے نام پیغام چھپا تھا۔ قبضہ میں کر لیا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)